ضمیمہ ماہنامہ "خالد" ربوہ نومبر ۱۹۵۵ء
ایڈیٹر: محمد صدیق

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تنظیمی تربیتی اور اخلاقی سرگرمیوں کی

سالانہ رپورٹ

نومبر ۱۹۵۴ء تا اکتوبر ۱۹۵۵ء

پیش کردہ

محمد صدیق
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ، ربوہ

مندرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

والسلام علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جنوری ۱۹۳۸ء میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند نوجوانوں کو اس وقت کی ضرورت کے مطابق سلسلہ کی ایک تربیتی اور دینی خدمت سپرد فرمائی۔ ان اولوالعزم نوجوانوں کی تعداد بارہ تیرہ سے زائد نہ تھی۔ (اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خاکسار بھی ان میں سے ایک تھا) کام کو اور زیادہ منظم طریق پر سرانجام دیتے ہوئے ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان نوجوانوں کی ایک باضابطہ مجلس کی تشکیل کا اعلان فرما دیا اور اس مجلس کا نام مجلس خدام الاحمدیہ تجویز فرمایا۔

خدام نے باہمی تعاون سے کام شروع کر دیا۔ خوش قسمتی سے انہی ایام میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ولایت سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے قادیان تشریف لائے تو ان کے علم، فہم و فراست اور تجربہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے مجلس کے ارکان نے آپ کو اپنا صدر منتخب کر لیا۔ چنانچہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۴ر فروری ۱۹۳۹ء سے ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک مجلس کی صدارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، یہاں تک کہ ۱۹۴۹ء کے سالانہ اجتماع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس کی براہ راست نگرانی کے لئے صدارت کے اختیارات اپنے ذمہ لے لئے اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بطور نائب صدر نامزد فرمایا۔ یہ نامزدگی ۲ر نومبر ۱۹۵۴ء تک جاری رہی جبکہ حضور کے ارشاد کے ماتحت سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر محترم و مکرم جناب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول منتخب ہوئے۔ اس تاریخی اجتماع کے موقعہ پر جب حضور نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے نائب صدر کے عہدہ پر تقرر کی منظوری کا اعلان فرمایا تو جملہ مجالس کے نمائندگان نے رقت بھرے الفاظ کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو رخصت کیا اور خود حضرت صاحبزادہ صاحب نے پرنم آنکھوں کے ساتھ دعائیں دیتے ہوئے مجلس کو الوداع کہی۔ یہ نہایت درد انگیز نظارہ تھا، جس کا کسی قدر تفصیلی ذکر آئندہ کسی جگہ آئیگا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال ہمیشہ ۴ر فروری سے ۳ر فروری تک شمار ہوتا ہے لیکن بعض انتظامی مصلحتوں کے ماتحت شوریٰ ۱۹۵۳ء میں فیصلہ کیا گیا کہ خدام الاحمدیہ کا سال یکم نومبر سے ۳۱ اکتوبر تک ہوا کرے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے ماتحت مجلس کا ایک سال یعنی ۱۹۵۴ء صرف نو ماہ کا شمار کیا گیا۔ اس لحاظ سے مجلس اب اپنی عمر کے اٹھارہ سال پورے کر کے یکم نومبر ۱۹۵۵ء سے انیسویں سال میں قدم رکھ رہی ہے۔

یہ سال جس طرح بھی گزرا، گزر گیا۔ مجلس کو کئی قسم کی مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ اس سال میں ایک نہایت اہم واقعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اچانک بیماری اور پھر سفر یورپ کا ہے۔ حضور کی غیر حاضری میں ہم حضور کی رہنمائی سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ اس نے ہم عاجزوں کی گریہ وزاری کو قبول فرمایا

اور حضور پانچ ماہ کی لمبی غیر حاضری کے بعد نسبتاً صحت کے ساتھ ربوہ میں رونق افروز ہوئے۔ اس بارہ میں ہم جس قدر بھی اپنے پیارے خالق کا شکر بجا لائیں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبے عرصہ تک صحت و عافیت کے ساتھ ہم پر قائم رکھے حضور کی صحت کے بارہ میں یہی ہماری دعا ہے کہ

یارب بقائے عمر تو باشد ہزار سال ∴ لیکن بایں حساب بعد حشمت و جمال

سالے ہزار ماہ ماہے ہزار یوم ∴ یومے ہزار ساعت و ساعت ہزار سال

بہر حال باوجود مشکلات کے اور باوجود کمزور و ناتواں ہونے کے جو کچھ بھی ہو سکا، اس کا ایک مختصر سا خاکہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ سال ہمیں گذشتہ خامیوں کی تلافی کرنے اور اپنے قدم آگے کی طرف بڑھانے کی توفیق دے۔ تاہم جہاں ایک طرف مخلوق خدا کی جسمانی طور پر مدد کر سکیں، وہاں اس کو وہ روحانی پانی بھی مہیا کریں جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا، اور جس کے جام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کے ذریعہ ہر اس انسان تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے جو ابھی تک اس چشمہ سے سیراب نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں صحیح رنگ میں خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

والسلام

محمد صدیق

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس عاملہ مرکزیہ کی تشکیل

حسب فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۳ء خدام الاحمدیہ کا اٹھارھواں سال یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوتا تھا۔ اس لئے یکم نومبر سے نئی مجلس عاملہ نے چارج لیکر کام شروع کرنا تھا۔ مکرم نائب صدر صاحب اوّل کی طرف سے عہدیداران مرکزیہ کی مجوزہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کئی دن قبل ہی بھجوائی جا چکی تھی، لیکن حضور کی طرف سے مؤرخہ ۳ نومبر ۱۹۵۴ء کو منظوری کی اطلاع موصول ہوئی۔ چنانچہ اسی دن جملہ ممبران عاملہ مرکزیہ کو اس کی اطلاع دیدی گئی۔ حضور انور کی منظوری کے بعد سال ۵۵-۱۹۵۴ء کے لئے حسب ذیل عہدیداران مرکزیہ مقرر ہوئے :-

۱۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، نائب صدر اوّل
۲۔ میر داؤد احمد صاحب۔ نائب صدر دوم
۳۔ ناکم محمد صدیق، واقف زندگی۔ معتمد و مہتمم اشاعت
۴۔ سید عبدالباسط صاحب۔ نائب معتمد
۵۔ مولوی غلام باری صاحب سیف، مہتمم تعلیم
۶۔ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر۔ مہتمم مال
۷۔ ملک محمد رفیق صاحب۔ مہتمم ذہانت و صحت جسمانی
۸۔ چوہدری شبیر احمد صاحب، مہتمم تبلیغ
۹۔ مولوی مقبول احمد صاحب۔ مہتمم تربیت و اصلاح
۱۰۔ چوہدری صلاح الدین صاحب۔ مہتمم اطفال
۱۱۔ قریشی نور الحق صاحب تنویر۔ مہتمم تنفیذ
۱۲۔ چوہدری نصیر احمد خاں صاحب، مہتمم وقار عمل
۱۳۔ میر مسعود احمد صاحب۔ مہتمم تجنید
۱۴۔ ملک محمد اشرف صاحب۔ مہتمم عمومی
۱۵۔ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب۔ مہتمم تحریک جدید
۱۶۔ حسن محمد خاں صاحب عارف۔ مہتمم خدمت خلق
۱۷۔ چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر۔ محاسب

تبدیلیاں

دوران سال میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں بھی ہوئیں :-

ا : میر مسعود احمد صاحب نے شروع سال میں ہی اپنی دیگر مصروفیات کی بنا پر استعفیٰ دیدیا تھا۔ اس لئے انہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے فارغ کر دیا گیا اور یہ اہتمام عارضی طور پر قریشی نور الحق صاحب تنویر کے سپرد کیا گیا۔

ب : چوہدری نصیر احمد خاں صاحب نے بھی شروع سال میں ہی اس اہتمام سے فراغت کی درخواست دی، جسے منظور کر لیا گیا اور یہ اہتمام وقتی طور پر ملک محمد رفیق صاحب کے سپرد کیا گیا۔

ج : ملک محمد اشرف صاحب کو بعض وجوہ کی بنا پر شعبہ عمومی کے اہتمام سے برطرف کیا گیا اور یہ شعبہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کو تفویض کیا گیا۔

د : ملک محمد رفیق صاحب کے پاس چونکہ دو شعبے ہو گئے تھے، لہٰذا شعبہ ذہانت و صحت جسمانی ان سے لیکر چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب کے سپرد کیا گیا۔

ہ : چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر، محاسب، بعض دوسرے کاموں کے سلسلہ میں کراچی تبدیل ہو گئے تھے، اس لئے مکرم نائب صدر صاحب نے ان کی بجائے چوہدری بشیر احمد صاحب رائے ونڈی کو محاسب (آڈیٹر) مقرر فرمایا۔

و : قریشی نور الحق صاحب تنویر کے پاس دو شعبے تھے، شعبہ تنفیذ ان سے لیکر چوہدری صلاح الدین صاحب کے چارج میں دیا گیا۔

ز : سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین کے فیصلہ کے مطابق جب مکرم صاحبزادہ میر داؤد احمد صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے تو مولانا غلام باری صاحب سیف کو مہتمم تعلیم کے علاوہ نائب صدر دوم کے فرائض بھی سرانجام دینے پڑے۔

نئی مجلس عاملہ نے ۳ نومبر ۱۹۵۴ء سے کام شروع کیا۔

۵ نومبر ۱۹۵۴ء سے سالانہ اجتماع شروع تھا، گویا نئی مجلس عاملہ کو چارج لیتے ہی سب سے پہلے سالانہ اجتماع کا کام درپیش ہوا۔

سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء

سالانہ اجتماع ۱۹۵۳ء

کی تاریخیں کچھ اسطرح واقع ہوئی تھیں، کہ یہ دوسرے سال میں آتا تھا۔ مرکز کو تاریخیں مقرر کرتے وقت کئی امور کا لحاظ رکھنا

پڑتا ہے۔ مثلاً زیادہ گرمی نہ ہو، چاندنی راتیں ہوں اور جمعہ، ہفتہ، اتوار کے دن ہوں۔ جب تاریخوں کے بارہ میں فیصلہ کیا جانے لگا تو ۵، ۶، ۷ نومبر پر اتفاق ہوا۔ چنانچہ یہ تاریخیں مقرر کر دی گئیں۔ اس سالانہ اجتماع کے حالات "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن ریکارڈ کیلئے بعض امور درج کئے جاتے ہیں :-

۱۔ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے انتظامات حسب ذیل افراد کے سپرد ہوئے :-

منتظم مقام اجتماع : حفیظ الرحمان صاحب

" سپلائی : سعید احمد صاحب عالمگیر

" علمی مقابلے : مولوی غلام باری صاحب سیف

" ورزشی مقابلے : ملک محمد رفیق صاحب

" روشنی، خیمہ جات، لاؤڈ سپیکر : حسن محمد خان صاحب عارف

" آب رسانی وصفائی و تعمیر اجتماع : چوہدری شبیر احمد صاحب اور جائنٹ ملک محمد اشرف صاحب

" خوراک : سید داؤد احمد صاحب

" دفتر اندرون : چوہدری ناصر الدین صاحب

" دفتر بیرون : (خاکسار) محمد صدیق واقف زندگی

" دفتر مرکزیہ، شوریٰ وغیرہ : سید عبد الباسط صاحب

" اطفال : مہتمم صاحب اطفال اور جائنٹ چوہدری صلاح الدین صاحب۔

" رابطہ : ملک محمد رفیق صاحب

" پہرہ : محمد صدیق واقف زندگی

" اوقات : مولوی محمد احمد صاحب ثاقب

۲۔ مقام اجتماع کو چار قطعات پر تقسیم کیا گیا، جس کے نگرانوں کے نام حسب ذیل ہیں :-

ا : قطعہ شجاعت : صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ قائد ربوہ

ب : قطعہ اطاعت : محمد سعید احمد صاحب قائد مجلس لاہور

ج : قطعہ امانت : عبد الستار صاحب خادم۔ نائب صدر صوبہ سرحد

د : قطعہ صداقت : چوہدری بشیر احمد صاحب انتیاز واہ کینٹ

ان کے علاوہ ایک قطعہ مرکزی دفاتر کا تھا، جس میں جملہ انتظامات کے دفاتر تھے۔ سارے اجتماع کے نگران اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تھے۔ جن کی راہنمائی میں جملہ منتظمین نے اپنے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

۳۔ اس اجتماع میں :

ا : کل ۱۶۵۰ خدام و اطفال شریک ہوئے جنکی حاضری کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱۔ تعداد خدام مقامی	۶۲۳	(مع احمد نگر)
۲۔ تعداد خدام بیرونی	۴۴۶	
۳۔ تعداد اطفال مقامی	۴۵۶	
۴۔ تعداد اطفال بیرونی	۴۱	
۵۔ مرکزی انتظامات	۸۴	

ب : کل خیمہ جات

خدام	۱۰۷
اطفال	۴۹
مرکزی دفاتر	۲۵

ج : شوریٰ کے نمائندگان کیلئے ۱۹۰ ٹکٹ جاری کئے گئے۔

د : کل ۸۰ مجالس شامل ہوئیں۔

۴۔ شوریٰ کے تین اجلاس ہوئے۔ پہلے اجلاس میں نائب صدر کا انتخاب ہوا۔ جس کے نتیجہ میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اوّل اور سید داؤد احمد صاحب نائب صدر دوئم منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ اسی اجلاس میں بجٹ پر غور کرنے کیلئے دو سب کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جن کے ممبران کے نام حسب ذیل ہیں :-

سب کمیٹی اعتماد :

۱۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب قائد لاہور ۲۔ محمد صدیق معتمد مرکزیہ ۳۔ مکرم بشیر احمد صاحب انتیاز واہ کینٹ ۴۔ مکرم رشید احمد صاحب قائد ضلع سیالکوٹ۔ ۵۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تعلیم (سیکرٹری) ۶۔ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب۔ راولپنڈی ۷۔ مکرم سید سخاوت شاہ صاحب پشاور۔ ۸۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب، ربوہ۔ ۹۔ مکرم محمد جمیل صاحب ننکانہ ۱۰۔ مکرم

حسام الدین صاحب مردان ۱۱۔ مکرم محمد ارشد صاحب، کراچی

سب کمیٹی مال :

۱۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی، راولپنڈی، صدر سب کمیٹی ۲۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر، مہتمم مال، سیکرٹری سب کمیٹی۔ ۳۔ مکرم عبدالستار صاحب نائب صدر صوبہ سرحد۔ ۴۔ مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب، محاسب مرکزیہ۔ ۵۔ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب قائد ربوہ ۶۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب قائد ضلع ملتان۔ ۷۔ مکرم مبارک محمود صاحب لاہور۔ ۸۔ مکرم مختار احمد صاحب قائد شیخوپورہ ۹۔ مکرم ملک محمد اشرف صاحب مہتمم عمومی۔ ۱۰۔ منور احمد صاحب خانیوال۔ ۱۱۔ محمود احمد صاحب قریشی لاہور ۱۲۔ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کراچی۔ ۱۳۔ سردار نور احمد صاحب ربوہ۔ ۱۴۔ مکرم سید سعید احمد صاحب، کنری (سندھ) ۱۵۔ مکرم ناصر احمد صاحب پال، سیالکوٹ۔ ۱۶۔ مکرم عبدالمنان صاحب شاہد، لائل پور۔ ۱۷۔ مکرم محمد صالح نور صاحب، ربوہ

ان سب کمیٹیوں کی رپورٹیں شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہوئیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ خالد ماہ دسمبر ۵۴ء کے طور پر علیحدہ شائع کی جا چکی ہے۔

۵۔ مذکورہ سالانہ اجتماع کے اخراجات حسب ذیل ہوئے۔

مد	رقم
۱۔ مقام اجتماع	۶۲ — ۱۰ — ۰
۲۔ سپلائی	۲۱۰۸ — ۱۵ — ۹
۳۔ خوراک	۶ — ۰ — ۰
۴۔ علمی مقابلے	۶۰ — ۰ — ۰
۵۔ ورزشی مقابلے	۱۱۰ — ۷ — ۰
۶۔ صفائی و آب رسانی و تعمیر	۲۲۵ — ۱۲ — ۰
۷۔ اطفال	۵۷ — ۰ — ۰
۸۔ دفتر اندرون	—
۹۔ " بیرون و پہرہ	—
۱۰۔ رابطہ	—
۱۱۔ دفتر مرکزیہ	۱۷۵ — ۱۴ — ۰
۱۲۔ روشنی خیمہ جات لاؤڈ سپیکر	۴۷۴ — ۵ — ۰
۱۳۔ طبی امداد	۱۷ — ۱ — ۰
میزان	۳۴۹۸ — ۰ — ۹

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ :

۶۔ اس اجتماع کے آخری دن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر اول اور دوم کے انتخاب کی منظوری کا اعلان فرمایا اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو مجلس انصار کا نائب صدر مقرر فرمایا۔ اسی روز اس تاریخی اجلاس کے اختتام سے قبل جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں حسب ذیل الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و محترم نائب صدر صاحب اول زادکم اللہ شرفاً و عزاً

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

۱۹۳۸ء کا سن وہ مبارک سال ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ احمدیت کی تاریخ شاہد ہے کہ اس تحریک کے ذریعہ احمدی نوجوانوں نے تنظیم اور ملی خدمت کی تربیت حاصل کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مبارک تحریک کا قیام حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اس تحریک کو پروان چڑھانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

۱۹۳۹ء سے لیکر ۱۹۴۹ء تک آپ کے ہاتھوں میں اس تحریک کی زمام قیادت رہی اور پھر وہ مبارک دن بھی آیا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اعلان فرمایا کہ آئندہ اس تحریک کے صدر خود ہوں گے۔ کتنا اعلیٰ بدل تھا جو

اللہ تعالیٰ نے مجلس کو عطا فرمایا۔ اس کے بعد ۱۹۴۹ء سے لیکر ۱۹۵۴ء کا زمانہ ہے جب آپ نے اس تحریک کی قیادت نائب صدر ہونے کی حیثیت سے سنبھالی۔

۱۹۳۸ء کا زمانہ بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، جب اس مجلس کی کوئی تنظیم نہ تھی۔ صرف چند نوجوان اس کے ممبر تھے اور آج کا زمانہ بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ مجلس کا سالانہ بجٹ پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) کے لگ بھگ ہے، اور بیسیوں نہیں بلکہ سیکڑوں نوجوان اس تنظیم سے تربیت پاکر سلسلہ کی اہم خدمات پہ مامور ہیں۔ جب تک بھی احمدی نوجوان اس مبارک تحریک سے بہرہ اندوز ہوتے ہوئے سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہیں گے اللہ تعالیٰ آپ کے نام کو زندہ رکھیگا۔ کیونکہ ارشاد نبوی ہے

الدال علی الخیر کفاعلہ۔

محترم نائب صدر صاحب!

اب جبکہ ہم سے جدا ہوکر انصار اللہ کی قیادت سنبھال رہے ہیں ہم اراکین مجلس عالمگیر و مجلس عاملہ مرکزیہ رنج اور خوشی کے متضاد جذبات اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ہمیں اس امر کا رنج ہے کہ آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں لیکن اس بات کی خوشی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپکی سابقہ خدمات کو سراہتے ہوئے دوسرے اہم قومی کاموں کی سرانجام دہی آپ کے سپرد فرمائی۔

مکرم! آج جبکہ ہم اس موقعہ پر الوداع کہہ رہے ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپکا انصار اللہ میں جانا آپ کے لئے . . . . اور انصار اللہ کیلئے بابرکت فرمائے، آمین

اور آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی اپنی دعاؤں اور مشوروں سے چھوٹے بھائیوں کو یاد فرماتے رہا کریں گے۔ بہرحال

اے حافظ قرآن خدا حافظ و ناصر!

ہم ہیں اراکین مجلس عالمگیر و اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ

اس کے جواب میں محترم صاحبزادہ صاحب نے رقت آمیز الفاظ میں مجلس کو الوداع کہی۔ اس کا کسی قدر نقشہ جو الفضل کے رپورٹر نے شائع کیا ہے، ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایمان افروز جواب

حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ تعالیٰ نے فرمایا، جب کوئی شخص خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حقیر سی قربانی بھی پیش کرتا ہے تو وہ اسے خوب نوازتا ہے۔ آپنے بھی زندگی میں اس بات کا کئی دفعہ تجربہ کیا ہوگا۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تھوڑی سی خدمت کا موقعہ دیا ہے اور اس دوران میں اس بات کا خوب تجربہ کیا اور خدا تعالیٰ کے سلوک کا لطف اٹھایا۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں غالباً محلہ دارالبرکات قادیان میں خدام کا جلسہ تھا، جس میں میں نے شریک ہونا تھا۔ میری بڑی بچی جس کی عمر اس وقت چند ماہ کی تھی بہت بیمار تھی اور ہم شہر سے باہر قیام پذیر تھے۔ بچی کی والدہ سخت پریشان تھی، اس نے مجھے باہر جانے سے روکا۔ لیکن میں نے اس بات کو پسند نہ کیا کہ میں جلسہ میں شرکت سے محروم رہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ہومیوپیتھک کی ایک دوا بچی کو دی اور خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ میں شرکت کیلئے چلا گیا۔ واپس آیا تو لڑکی کی بیماری میں کافی افاقہ تھا اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس پر توکل کرنے کا نتیجہ تھا۔

اس قسم کے تجربات سے میری زندگی کا کوئی لمحہ خالی نہیں۔ پچھلے سال جب لاہور میں کسی احمدی کی جان اور مال بھی بظاہر محفوظ نہیں تھا، ہمنے اس وقت بھی خدا تعالیٰ کو بے نقاب دیکھا۔ انسان نیک نیت ہوکر اپنی زندگی کے چند لمحے قربان کرتا ہے تو اگرچہ یہ قربانی خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی مگر وہ اسے خوب نوازتا ہے۔ اور اپنے بندہ کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ ہمنے پچھلے سال بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنا چہرہ دکھایا اور اپنی قدرت سے ہماری جانوں اور مالوں کو محفوظ رکھا۔ اس کے بعد اگر کوئی کہے کہ خدا تعالیٰ زندہ موجود نہیں تو اسے پاگل نہیں تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ واقعی زندہ موجود نہیں ہے تو مذہب محض خشک فلسفہ ہے۔ جو روح کو ہرگز تسکین نہیں دے سکتا۔ موجودہ حالات میں ہمیں اس ہتھیار کو لیکر دنیا پر حملہ کرنا ہے کہ خدا تعالیٰ زندہ موجود ہے باقی مسائل فروعی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ محاذ ایسا ہے کہ اس میں ہمیں جلد اور نمایاں فتح ہو سکتی ہے۔ لیکن ابھی تک

اس سے بے توجہی برت رہے ہیں۔

آپ نے قائدین کرام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جو کام بھی کریں خلوص سے کریں اور جس کام کو وہ سنجیدگی سے بہتر سمجھیں اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اگر کسی خادم کو سزا بھی دیتے ہیں تو اس میں بھی خلوص نیت کو پیش نظر رکھیں۔ اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلتا ہے۔ اس سے نہ صرف نظام کا وقار قائم رہتا ہے بلکہ سزا لینے والا جب اس پر سنجیدگی سے غور کرتا ہے تو وہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ دین کے بارہ میں لحاظ بے معنی ہے۔ اس لئے خدام کی اصلاح کرتے ہوئے تم کسی کا لحاظ نہ کرو۔ ہاں خلوص نیت اور ارادہ نیک رکھو۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جن لوگوں کو میں نے سزائیں دیں ان میں سے ۸۰ فیصدی سے زیادہ میرے دوست بن گئے۔ اور وہ اب بھی اپنے کاموں میں مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہیں۔

(الفضل ۱۲ ار نبوت ۱۳۳۳ھ)

مجلس مرکزیہ کی طرف سے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس!

۲ر دسمبر ۱۹۵۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بھی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر مجلس مرکزیہ کی طرف سے جن الفاظ میں حضرت میاں صاحب کی خدمات کا اعتراف کیا گیا، بغرض ریکارڈ اسکی عبارت درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ⁂ والسلام علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھو الناصر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و

بزرگان سلسلہ اور

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کی یہ تقریب اس غرض سے عمل میں لائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص تائید سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ ایسی تحریک کی تعمیر و استحکام کیلئے جو زریں خدمات سرانجام دی ہیں ان کا تہ دل سے اعتراف کرتے اور سراپا شکرگزار بنتے ہوئے دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف کو اس کا اجر عظیم بخشے اور آئندہ دینی مقاصد اور روحانی عزائم کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب! ۱۶ سال کا طویل عرصہ گذر نے کے باوجود وہ نظارہ اس وقت بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جب کہ ہمارے محبوب آقا کے ارشاد پر ۲۰ر جنوری ۱۹۳۸ء کو چند مضطرب دل رکھنے والے نوجوانوں نے ایک مختصر سا اجتماع کیا جس میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی ایک جدید تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ یہی وہ تنظیم تھی جسے حضور ایدہ اللہ الودود نے ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو "مجلس خدام الاحمدیہ" کے نام سے موسوم فرمایا اور اس کی زمام قیادت کو پندرہ سال تک سنبھالنے کی سعادت آپ کیلئے مقدر کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنی اس خوش بختی پر بجا فخر اور ناز ہے کہ اسے اپنے قیام کے ابتداء سے ہی آپ جیسا عالی مقام صدر نصیب ہو گیا، جس نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور قابلیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کے قالب میں ایک برقی لہر دوڑا دی۔

حضرت میاں صاحب محترم! شاید آپ کو ۱۹۳۹ء کے ابتدائی ایام کا یہ واقعہ یاد ہو گا کہ آپ نے مجلس میں شمولیت کی خواہش فرماتے ہوئے ایک تحریر میں کہا تھا کہ میں خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں مگر روزانہ نصف گھنٹہ وقت دینے کی شرط مجھے منظور نہیں۔ آپ کی یہ شرط فوراً منظور کر لی گئی اور آپ مجلس سے منسلک ہو گئے۔ مگر ہمیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ مجلس نے اس "مقدس سودا" میں کتنا عظیم فائدہ اٹھایا ہے۔ ابتداء میں تو آپ نصف گھنٹہ روزانہ وقت دینے کیلئے بھی تیار نہ تھے، مگر جب سلسلہ کی ذمہ داری اور اس کے فرائض کا بار گراں آپ پر آن پڑا تو ساری شرطیں یک دم غائب ہو گئیں۔ اور آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدام الاحمدیہ کیلئے وقف ہو گیا۔ چنانچہ اس کے بعد آپ نے جس طرح مسلسل

دریں پندرہ سال تک ہماری رہنمائی فرمائی اور صبح شام اپنے ساتھ
شامل کر کے ہمیں کام کرنے کا موقعہ بخشا۔ اس کی عظمت و اہمیت کا
صحیح اندازہ صرف وہی خدام کر سکتے ہیں، جنہیں آپ کے قریب
رہ کر رات دن کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ ۲۸-۲۹ء کا مصری فتنہ،
۱۹۴۲ء کی اکالی کانفرنس، ۱۹۴۶ء کا صوبائی الیکشن، ۱۹۴۷ء
میں باؤنڈری کمیشن کیلئے وسیع تیاری اور فسادات کی روک تھام
نیز جون ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۵۰ء تک کشمیر کی چوٹیوں پر مجاہدانہ مہم
یہ سبھی واقعات ایسے ہیں جن میں مجلس نے جو کچھ بھی نمایاں کام کیا، اسکا
تمام تر سہرا آپ کے سر ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی متعدد کارنامے ہیں
جنکی وجہ سے مجلس آپ کی ہمیشہ رہین منت رہیگی۔ مجلس کی تنظیم و
تہذیب۔ دستور اساسی کی تدوین۔ ایوان خدام الاحمدیہ کی تیاری
قادیان اور ربوہ میں دفتر مرکزیہ کی تعمیر وغیرہ امور میں سے ہر امر
ایک خاص شان کا حامل ہے۔ اور ناممکن ہے کہ انہیں ایک لمحہ کیلئے
بھی فراموش کیا جا سکے۔ اسی طرح آپ نے نوجوانان احمدیت کو احمدیت
کے عشق اور ولولہ کی جو شمع عطا فرمائی۔ اسکی زندہ مثال مجلس خدام الاحمدیہ
کے وہ جگر گوشے ہیں جو کفر والحاد کے اس دور میں خدا کے پیغام کی اشاعت
اور اس کے دین کی منادی میں مصروف ہیں اور اپنے پاک نمونہ اور نیک
مساعی سے اسلام کی عالمگیر حکومت کی بنیادیں استوار کر رہے ہیں اور
یہ وہ کام ہے جسے خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں قیامت تک سنہری
حروف سے لکھا جائیگا۔

حضرت میاں صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ نومبر کے ساتھ
آپ کی زندگی کے کئی اہم واقعات وابستہ ہیں اور ۷ نومبر ۱۹۳۸ء
کا دن تو وہ یادگاری دن ہے جس میں آپ نے انگلستان کا سفر
ختم کر کے ہندوستان کے ساحل پر قدم رکھا تھا۔ خدا کی شان ہے
کہ ۱۵ برس کی طویل مسافت کے بعد آپ نے امسال عین اسی تاریخ
یعنی ۷ نومبر کو ایک دوسرا سفر طے کیا ہے۔ اور یہ سفر خدام الاحمدیہ
کا سفر ہے۔ لہذا اب جبکہ پندرہ سال تک متواتر مجلس خدام الاحمدیہ
کے ہمسفر رہنے بلکہ اس کی قیادت کے فرائض سرانجام دینے کے بعد آپ
مجلس انصار اللہ کی کرسی صدارت کو زینت بخش رہے ہیں، ہم آپ کو اس
کامیابی اور کامرانی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ آپ کے مقدس ہاتھوں اس تنظیم کو بھی ایک نئی شان اور
جدید رفعت عطا فرمائیگا اور جماعت کے یہ دونوں بازو کشتی احمدیت
کو ساحل مراد تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

مگر ساتھ ہی یہ کہنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ آج ہم اپنے اندر خوشی
اور غم کے قریباً اسی قسم کے مخلوط جذبات پاتے ہیں جن کا اظہار ۱۹۳۸ء
میں ہمارے نومسلم انگریز بھائیوں نے آپ کو انگلستان سے الوداع
کرتے ہوئے کیا تھا۔ ہمارا خیال کہتا ہے کہ انگلستان کا یہ چار سالہ
سفر جو محض اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے کیا گیا تھا آپ کی ذہنی کائنات کا
بہترین سرمایہ ہے۔ اور اس کے دلکش مناظر سے شاید آج بھی
آپ لطف اندوز ہوتے ہوں۔ لیکن کیا ہم امید رکھیں کہ آپ اپنے اس
عظیم الشان سفر کو بھی اپنے گوشۂ دل میں جگہ دیں گے اور ان رفقاء
کار کو اپنی شبانہ روز دعاؤں میں یاد رکھیں گے، جنہوں نے متواتر پندرہ
سال تک آپ کی رفاقت کی ہے اور اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو
سربلند رکھنے کی حقیر کوششیں کی ہیں۔ بہرحال محبت و حسرت کے ان الفاظ
کے ساتھ آج ہم آپ کو الوداع کہنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ ہم شرمندہ
ہیں کہ آپ کے احسانات کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتے، ہاں دعا کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر دم حامی و ناصر ہو۔ رحمتوں اور برکتوں کے
بے انتہا دروازے کھولے اور دینی و دنیوی مقاصد میں سرفراز
فرمائے۔ براہ کرم اپنے ان حقیر بھائیوں کیلئے بھی دعا فرماتے رہیں، کہ
اللہ تعالیٰ انہیں رضاء الٰہی کے بلند مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی
توفیق دے۔ جس کی تکمیل کیلئے آپ نے اپنی پوری جوانی نذر کر دی۔
طوفانوں سے مقابلہ کیا اور جیل کی کال کوٹھڑیوں کو اپنے لئے موجب
صد افتخار سمجھا۔

بالآخر ہم جملہ خدام سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست
کرتے ہیں کہ ازراہ نوازش دعا فرمائیں کہ حضرت میاں صاحب
موصوف کا یہ نیا دور انصار اللہ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا پیش خیمہ
ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحیح معنوں میں خادم اسلام،
خادم قرآن اور خادم انسانیت بننے کی توفیق بخشے اور وہ زمانہ جلد
آئے جبکہ یہ زمین بھی آسمان کی برکتوں
سے منور ہو۔ دنیا کے پہاڑ داؤدی
نغموں سے از سر نو گونج اٹھیں،

اور پھر کبھی اس ٹھاٹھ سے اسلام کی
باری شروع ہو کہ کفر کے دو بھاگ
ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو جائے۔ اللھم آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲ر دسمبر ۵۴ء (۲ر فتح ۱۳۳۳ھش)

سپاسنامہ کے جواب کے طور پر محترم میاں صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام کو اپنے کاموں کا ریکارڈ رکھنے کے بارہ میں ہدایات دیں (حضور کی یہ تقریر رسالہ خالد جنوری ۵۵ء میں شائع ہو چکی ہے)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء :

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدام کو خدمت کے بہت سے مواقع میسر آجاتے ہیں، ہزارہا مہمانوں کی خدمت کرنا۔ جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات میں حصہ لینا۔ حفاظتی نگرانی اور دیکھ بھال غرض بیحد مصروفیت ہوتی ہے۔ مقامی خدام کے علاوہ بیرونی خدام بھی کثیر تعداد میں مرکزی انتظامات میں مدد دیتے ہیں، ان مجموعی انتظامات کے علاوہ بعض ایسے کام بھی ہوتے ہیں، جو صرف خدام الاحمدیہ کے سپرد ہوتے ہیں مثلاً جھنڈوں کا لہرانا اور پھر ان کی حفاظت، سامعین شماری وغیرہ۔

دفتر مرکزیہ کی طرف سے کام میں سہولت پیدا کرنے کیلئے جھنڈوں کی حفاظت کیلئے جلسہ سے قبل مختلف مجالس کی ڈیوٹیاں لگادی گئی تھیں اور انہیں اطلاع کردی گئی تھی کہ انہوں نے کس وقت اور کہاں جمع ہونا ہے۔ متعلقہ مجالس نے اس بارہ میں اپنے فرائض کو نہایت ذمہ داری اور خوش اسلوبی سے انجام دیا، جس کیلئے مجلس مرکزیہ ان کی ممنون ہے۔ جھنڈوں کی حفاظت کے سلسلہ میں ڈیوٹیوں کا نقشہ حسب ذیل رہا :-

تاریخ	پہلا اجلاس	دوسرا اجلاس
۲۶/۱۲/۵۴	مجلس لاہور	مجلس ضلع سیالکوٹ
۲۷/۱۲/۵۴	مجالس ضلع لائلپور	" صوبہ سرحد
۲۸/۱۲/۵۴	" صوبہ سندھ	" راولپنڈی

لوائے احمدیت صدر انجمن کے پاس ہوتا ہے جہاں سے اسے باضابطہ طور پر خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے بعد خدام الاحمدیہ کی طرف سے باضابطہ طور پر اسے صدر انجمن احمدیہ واپس کر دیا جاتا ہے۔ روزانہ شام کو وقت جھنڈوں کو اتار کر صدر انجمن احمدیہ میں رکھا جاتا ہے۔

لوائے پاکستان اور لوائے احمدیت کے علاوہ لوائے خدام الاحمدیہ اور لوائے لجنہ اماء اللہ کا کام بھی خدام الاحمدیہ کے ہی سپرد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں بیرونی مقامات سے آنیوالے احباب کی سہولت کیلئے جلسہ گاہ کے نزدیک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شاخ کھولدی جاتی ہے۔ جس میں فسٹ ایڈ کے انتظام کے علاوہ ہر قسم کی معلومات بہم پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کا خرید لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا ہے۔ یہ انتظام نہایت مفید ثابت ہوا۔

بجٹ پر نظر ثانی :

سال رواں کے ابتدائی مہینوں میں یہ محسوس کیا گیا کہ منظور شدہ بجٹ بابت سال ۵۵-۱۹۵۴ء میں کچھ نقائص رہ گئے ہیں، جن کو جلد تر دور کیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ شوریٰ خدام الاحمدیہ کا اجلاس بلانا مشکل تھا، اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عاملہ اس پر غور کر لے اور حضور سے منظوری حاصل کر لی جائے۔ اس کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی، جس کے ممبران حسب ذیل تھے :

۱۔ مہتمم صاحب مال
۲۔ مہتمم صاحب تبلیغ
۳۔ معتمد

اس سب کمیٹی نے سفارش کی کہ متوقع آمد نہایت آسانی سے ۱۷۱ کی بجائے ۲۱۵۴۰ ہو سکتی ہے۔ اس کے مقابلہ پر اخراجات ۲۳۶۹ بھی بڑھائے جا سکتے ہیں اور اس طرح ایک ریزرو فنڈ کو نہایت آسانی سے رکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بعض مدات مثلاً سٹیشنری، متفرق اور ہنگامی میں گذشتہ سال کے اصل اخراجات سے بھی کم رقم رکھی گئی۔ اسے کم از کم گذشتہ سال کے اصل اخراجات کے برابر ضرور کر دینا چاہیئے۔ تا کام سہولت سے چلتا رہے۔ چنانچہ متعلقہ اضافہ جات کئے گئے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱۔ ریزرو فنڈ [illegible] ۴۷۳

۲ - عملہ انسپکٹران ۴۰

۳ - سٹیشنری ۱۲۵

۴ - متفرق ۶۵

۵ - ہنگامی اخراجات ۶۲

۶ - ریزرو دوران سال ۷۸۱

۷ - حصہ مجالس ۸۲۳

۲۳۶۹

مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد یہ بجٹ حضور کی خدمت میں بغرض منظوری پیش ہوا جسے حضور نے منظور فرمایا۔

لیکن یہ نظر ثانی شدہ بجٹ بھی سال کے آخری مہینوں میں کافی نہ ہوا اور کام کو چلانے کیلئے مجلس کو بعض مدات میں مزید اضافے کرنے پڑے جن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

۱ - سفر خرچ ۱۰۰

۲ - ڈاک ۵۰

۳ - تیاری درستی سامان ۸۰

۴ - سٹیشنری ۱۰۰

۵ - متفرق ۶۰

۶ - ہنگامی ۸۰

۷ - مہمان نوازی ۵۵

۸ - ضمانت ۱۵۰

۹ - تجنید ۶۰

۱۰ - عمومی ۳۰

دراصل خدام الاحمدیہ کا سارا بجٹ ہی مشروط بآمد ہے، اگر روپیہ آجائیگا تو کام جاری رہ سکیگا۔ ورنہ خواہ کتنے ہی اضافے کئے جائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہمیں اپنی آمد بڑھا کر اپنے کام بڑھانے چاہئیں ہمارا موجودہ بجٹ ہماری سکیموں اور ہمارے فرائض کیلئے بالکل ناکافی ہے۔ بڑا افسوس ہے کہ اکثر مجالس اپنے اس بجٹ کو بھی پورا نہیں کرتیں جس کی وجہ سے ہماری سکیمیں نامکمل رہ جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت سفر یورپ و واپسی!

اس سال کا ایک نہایت اہم واقع سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اچانک بیماری تھی۔ مؤرخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۵ء کو مغرب کے وقت اچانک یہ وحشت انگیز خبر سننے میں آئی کہ حضور پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ خبر جنگل کی آگ کی طرح سارے قصبہ میں پھیل گئی اور خدام دیوانہ وار مسجد مبارک کی طرف بھاگے۔ اور وہ کیا کر سکتے تھے اپنے مولا کے حضور گر گئے اور نہایت درجہ گریہ وزاری سے حضور کی صحت کیلئے دعائیں کیں۔ اور پھر اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ مقامی طور پر جس قسم کی خدمت کیلئے بھی خدام کا مطالبہ کیا گیا، فوری طور پر پیش کر دی گئی۔ بالآخر حضور سفر یورپ کیلئے روانہ ہو گئے۔ روانگی کا منظر اتنا دردناک تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ روانگی سے قبل ہی ربوہ اور بیرونجات کے افراد قصر خلافت کے باہر دو رویہ قطاروں میں محض ایک نظر دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے۔ ہجوم پر بمشکل قابو پایا گیا ہر فرد کی خواہش تھی کہ وہ حضور کو قریب سے دیکھ لے جس وقت حضور موٹر میں سوار ہونے لگے اس منظر کو دیکھ کر احباب کی چیخیں نکل گئیں اور وہ ضبط نہ کر سکے۔

کراچی روانہ ہونے سے قبل حضور نے کچھ عرصہ لاہور میں قیام فرمایا۔ اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ لاہور کو خدمات کے مواقع ملتے رہے۔ لاہور سے روانہ ہو کر حضور کراچی ٹھہرے، جہاں کراچی کے خدام نے دل کھول کر خدمت کی۔

سفر یورپ میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بطور ڈاکٹر ہمراہی کا شرف حاصل ہوا۔ اور اس طرح آخر تک خدام الاحمدیہ کو ہر قسم کی خدمات کا موقعہ ملتا رہا۔ آپ کی غیر حاضری میں خدام الاحمدیہ کی صدارت کے فرائض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے سپرد فرمائے۔ جنہوں نے شبانہ روز محنت سے انہیں ادا کیا۔

سفر سے واپسی پر حضور نے پھر کراچی میں قیام فرمایا۔ اور

خدام الاحمدیہ کراچی کو خدمت کا موقعہ بخشا۔ ربوہ میں ہر فرد حضور کے دیدار کیلئے چشم براہ تھا۔ آہستہ آہستہ حضور کے ربوہ آنے کی خبریں ملنی شروع ہوئیں اور افراد جماعت کے دل بیقرار ہونے لگے۔ وہ آنکھیں راستے میں بچھا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے مقدور کے مطابق استقبال کی تیاریاں کی ہوئی تھیں۔ لیکن بعض مصالح کی بنا پر حضور کے ربوہ پہنچنے کی خبر کا حضور کے ورود سے صرف دو گھنٹہ قبل اعلان کیا گیا۔ اس قلیل عرصہ میں اہالیان ربوہ نے ربوہ کو دلہن کی طرح آراستہ کر دیا۔ اور خود نہایت وقار کے ساتھ حضور کے گذرنے کے راستہ پر انتظار کرنے لگے۔

استقبال کی تیاری کی کیفیت الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہاں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے (محترم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ (صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) ان تمام امور کی نگرانی فرماتے اور ہدایات دیتے رہے۔ اس موقعہ پر حفاظت کا انتظام نہایت ضروری تھا۔ چنانچہ قریباً ڈیڑھ سو والنٹیرز کے ذریعہ مناسب انتظام کیا گیا۔

پاکستان میں ڈرناک سیلاب اور زلزلہ کوئٹہ!

یہ سال مصائب کے لحاظ سے بھی اپنے اندر ایک خاص رنگ رکھتا تھا۔ سال کے شروع میں کوئٹہ میں ہولناک زلزلہ آیا جسکی تفصیلات اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ مرکز کی طرف سے قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ کو فوری طور پر ہدایات دی گئیں کہ وہ مقامی حکام سے ملکر اپنی خدمات پیش کریں۔ اسی طرح مرکزی مجلس کی طرف سے ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمات میں مبلغ دو صد (۲۰۰) روپیہ بذریعہ تار بھجوایا گیا۔ اور ایک سو روپیہ قائد صاحب خدام الاحمدیہ کوئٹہ کو بھجوایا گیا کہ وہ مقامی طور پر بھی زلزلہ کے باعث مصیبت زدگان کی امداد کریں۔ مرکزی امداد کے علاوہ کراچی، راولپنڈی اور نوشہرہ چھاؤنی اور سیالکوٹ کی مجالس کی طرف سے بھی امدادی رقوم بھجوائی گئیں۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے نہایت منظم طور پر اس موقعہ پر اپنے فرائض کو ادا کیا۔ غرباء کے مکانات بنوائے۔ خوراک تقسیم کی۔ اپنے فرائض کی ادائیگی کے علاوہ مقامی حکام کے مطالبہ پر خدام کی خدمات پیش کیں۔ جسکا بہت اچھا اثر ہوا اور مقامی احباب کو معلوم ہو گیا کہ بے لوث خدمت گاروں کی ایک جماعت اب بھی موجود ہے۔

زلزلہ کوئٹہ کے علاوہ اس سال بھی مشرقی پاکستان میں زبردست سیلاب آیا اور گذشتہ سالوں کے سیلاب کے ریکارڈ کو مات کر گیا۔ حکومت کی اپیل پر مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کیطرف سے ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ کی خدمت میں مبلغ دو صد روپیہ کی رقم بھجوائی گئی۔ اس کے علاوہ مقامی خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی گئی۔ چنانچہ وہاں سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں اور جو اخبار الفضل میں ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی خدام نے باوجود خود مشکلات میں گھرے ہوئے ہونے کے اور خود سیلاب سے متاثر ہونے کے دوسرے بھائیوں کی خدمت کو مقدم سمجھا۔ باقاعدہ سنٹر قائم کئے، کیمپ کھولے۔ چاول، کپڑا۔ ادویہ وغیرہ سے بلا امتیاز مذہب وملت خدمت کی۔ ہمارے کیمپوں میں مقامی وزراء اور دیگر افسران آتے رہے اور خدام کی خدمات کو سراہتے رہے۔ اور خود اپنی طرف سے امداد دی۔

خوشاب اور ڈیرہ غازیخان کے علاقوں میں بھی اس دفعہ سیلاب نے بڑی تباہی مچائی۔ خدام نے ہر دو مقامات پر ایسی نمایاں خدمات سرانجام دیں کہ مخالفوں کو بھی ان کی خدمات کا اقرار کرنا پڑا۔

اکتوبر ۵۵ء کے شروع میں مغربی پاکستان میں بھی عدیم النظیر سیلاب آیا۔ خاص طور پر دریائے راوی نے تو اپنے گذشتہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے۔ سیالکوٹ اور لاہور دوسرے حصوں سے بالکل منقطع ہو گیا۔ ضلع شیخوپورہ میں بھی خطرناک حد تک تباہی آئی۔ مرکز سے سیالکوٹ اور لاہور سے رابطہ قائم کرنیکی کوشش کی گئی، مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اس لئے فوری طور پر فیصلہ کیا گیا کہ مرکز سے چالیس خدام جن میں ڈاکٹر، کمپونڈر، معمار وغیرہ بھی شامل ہوں، شیخوپورہ بھجوا دیئے جائیں۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں مرکزی مہتمم صاحب خدمت خلق کی قیادت میں چالیس افراد کا پہلا دستہ ۷ اکتوبر کو بھجوا دیا گیا۔ جس نے مقامی جماعت کے مشورہ سے اسی دن شیخوپورہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بجانب لاہور نہر اپر چناب کے کنارے اپنا

کیمپ قائم کر دیا۔ اس سے دو میل کے فاصلہ پر پچوکی ملیاں کے قریب ایک اور کیمپ قائم کیا۔ اور سیلاب زدگان کی خدمت شروع کر دی۔ پکی ہوئی روٹیاں، بھنے ہوئے چنے، گڑ وغیرہ جو کچھ میسر آسکا تقسیم کیا اور کر رہے ہیں۔ جس قدر ادویات میسر آسکیں خرید کر مریضوں میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ اس جگہ ابھی کافی عرصہ تک کام کرنا پڑیگا۔ مقامی خدام بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ کے تعاون سے خدا تعالےٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ بڑی خدمت کر رہے ہیں اور مقامی حکام اور دیگر معززین ان کی بے لوث خدمت کے مداح ہیں۔

اس علاقہ میں دوسرا گروپ بھجوا دیا گیا ہے اور پہلے گروپ کے افراد میں سے بعض کو واپس بلایا گیا ہے۔ اس وقت تک اس سلسلہ میں مرکزی خدام الاحمدیہ کی طرف سے تقریباً گیارہ صد روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔

یہ تو ان علاقوں کا ذکر تھا، جہاں مرکزی خدام پہنچ سکتے تھے، لیکن ایسے علاقے جہاں مرکز سے امداد نہیں پہنچ سکتی تھی وہاں سے بھی خدام کی مساعی کے بارہ میں نہایت خوش کن خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ ہر جگہ جہاں سیلاب کا اثر ہوا ہے مقامی خدام الاحمدیہ نے بڑھ چڑھ کر اور اپنے مفاد کو پس پشت ڈالتے ہوئے دوسروں کی خدمت میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ مثلاً سیالکوٹ، لاہور، ملتان، اوکاڑہ، لائل پور، کمالیہ، گوجرانوالہ، منٹگمری، چک ۹۹ ہرار وغیرہ مجالس نے بہت نمایاں کام کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے

اب سیلاب کا رخ ریاست بہاولپور کی طرف بڑھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ وہاں کے احباب کو نقصانات سے بچائے اور ہمارے اراکین کو توفیق دے کہ وہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا نصب العین قرار دیکر خدمت کا حق ادا کر سکیں۔

ان مقامات کی تفصیلی رپورٹیں الفضل اور دوسرے اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ نیز موجودہ زیر ترتیب رپورٹ میں اتنی گنجائش بھی نہیں کہ انہیں تفصیل سے یہاں لکھا جائے۔ اس لئے صرف حوالہ دینے پر ہی اس حصہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

دستور اساسی پر نظر ثانی:

گذشتہ سالانہ اجتماع ۵۴ء کے موقعہ پر دستور اساسی کے بارہ میں بہت سی ترامیم موصول ہوئی تھیں۔ چنانچہ شوریٰ ۵۴ء نے فیصلہ کر کے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی تھی۔ جس کا فرض تھا کہ دوران سال میں تمام تجاویز اور ترامیم پر غور کرے۔ چنانچہ اس بارہ میں ابتدائی کام جنوری ۵۵ء سے ہی شروع کر دیا گیا تھا۔ نمائندگان کا تقرر۔ انہیں ابتدائی معلومات مہیا کرنا، ان سے مزید تجاویز اور تبدیلیاں منگوانا وغیرہ یہ سارا کام مئی کے آخر تک ختم ہو گیا، تو سب کمیٹی کے اجلاس کے لئے ۱۰ سے ۱۲ جون ۵۵ء تک کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ مقررہ تاریخوں میں سب کمیٹی کے اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، نائب صدر خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ہوتے رہے۔ حق تو یہ ہے کہ دستور اساسی کی تکمیل کے سلسلہ میں محترم حضرت میاں صاحب نے سب سے زیادہ محنت کی ہے اور یہ دستور اساسی دراصل انہی کی محنت کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے کہ باوجود انصار اللہ میں شامل ہونیکے پھر بھی ان کی دلچسپی خدام الاحمدیہ سے کسی صورت میں بھی کم نہیں ہوئی۔

اس سب کمیٹی میں مندرجہ ذیل ممبران شامل ہوئے :-

۱۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۲۔ خاکسار محمد صدیق معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۳۔ مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۴۔ مولوی مقبول احمد صاحب مہتمم تربیت و اصلاح "
۵۔ چوہدری غلام حسین صاحب مہتمم عمومی "
۶۔ چوہدری صلاح الدین صاحب مہتمم اطفال "
۷۔ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر مہتمم مال "
۸۔ مولوی نور الحق صاحب قائد خدام الاحمدیہ ربوہ
۹۔ محمد احمد صاحب ثمر قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ
۱۰۔ عبد الغنی صاحب رشدی قائد خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی
۱۱۔ عبد الستار صاحب قائم مقام نائب صدر خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد
۱۲۔ صوفی رحیم بخش صاحب، نمائندہ مجالس بلوچستان

۱۳۔ ملک شبیر احمد صاحب نمائندہ مجالس ضلع لائل پور

مندرجہ ذیل مجالس کے نمائندے باوجود اطلاع کئے شامل نہیں ہوئے:

۱۔ بالائی سندھ ۵۔ ضلع گجرات

۲۔ زیریں سندھ ۶۔ ؍ ملتان

۳۔ ضلع لاہور ۷۔ ؍ سرگودہا

۴۔ کراچی ۸۔ مشرقی پاکستان

سب کمیٹی کو بعض اوقات رات کے ایک بجے تک بیٹھنا پڑا مگر ہمت کر کے کام وقت کے اندر مکمل کر لیا گیا۔ حضور کی سفر یورپ سے واپسی کے بعد نیا مسودہ حضور کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے پیش کر کے منظوری حاصل کر لی، جس کے مطابق اس نئے ترمیم شدہ دستور اساسی کو نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور اس تاریخ سے پرانا دستور منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مجلس کا یہ نیا دستور زیر طبع ہے جیسے شائع ہوتے ہی مجالس کی خدمت میں بھجوا دیا جائیگا۔

"مشعل راہ" پر نظر ثانی:

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدام الاحمدیہ کے متعلق خطبات میں سے چیدہ چیدہ اقتباسات جمع کر کے ایک جیبی سائز کی کتاب کے طور پر ۴۵ء میں شائع کیا گیا تھا ضرورت تھی کہ حضور کے ۴۵ء کے بعد کے ارشادات کو بھی جمع کیا جاتا۔ چنانچہ اس کمی کو اس سال پورا کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ سے متعلق حضور کے ارشادات کو ہر شعبہ کے عنوانات کے ماتحت علیحدہ علیحدہ معہ حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔ اس قیمتی مجموعہ کو بھی جلد سے جلد منظر عام پر لانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ جملہ مجالس کو اس کی ایک ایک کاپی بھجوائی جائیگی۔ مجالس کا فرض ہے کہ اس کتاب کو بغور مطالعہ کریں خدام کے اجلاس میں سبقاً سبقاً سنائیں۔ اپنے سال بھر کے پروگراموں کو مقامی حالات کے ماتحت اس کی روشنی میں مرتب کریں۔ اور پھر ان پر عمل کریں۔ اور اس کتاب کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ میں نہایت یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر مجالس صرف اس کتاب سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو وہ یقیناً ان مقاصد کو بہت جلد حاصل کر لیں گی جن کے حصول کے لئے خدام الاحمدیہ کا

قیام عمل میں آیا ہے۔ اور یقیناً دوسروں کی نظروں میں جماعت کی نیک شہرت کو نقطہ کمال تک پہنچا سکیں گی۔ پھر وہ خود دیکھیں گی کہ کسطرح خدا تعالیٰ کی وہ مخلوق جو آپ کو اس وقت اپنا دشمن سمجھ رہی ہے آپ کو اپنا سب سے زیادہ ہمدرد اور دوست سمجھکر خود آپ کے پاس آئے گی۔ پس ضرورت ابتدائی کوشش کی ہے اور اپنا نیک نمونہ دکھانے کی ہے۔ جب ہم لوگ اپنا نیک نمونہ پیش کرینگے تو پھر کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہیگی جسطرح سورج نکلنے کے بعد اس کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔

موٹر بوٹ کی خریداری:

اس علاقہ میں دریائے چناب کے قرب کی وجہ سے قریباً ہر سال سیلاب آتا ہے اور اس علاقہ میں صرف ربوہ ہی ایسی جگہ ہے جہاں اردگرد کے لوگوں کی نظریں اٹھتی ہیں۔ اور ہر مصیبت کے وقت ربوہ ہی سے امداد طلب کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ چند سالوں سے یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ ہر سال سیلاب آجاتے ہیں۔ اور ایسے مواقع پر اگر مناسب سامان نہ ہو تو کسی قسم کی امداد نہیں کی جاسکتی۔ اسی غرض سے ربوہ روئنگ کلب قائم کی گئی ہے۔ اس کلب کے پاس فی الحال صرف دو کشتیاں ہیں لیکن یہ کشتیاں سیلاب کے وقت کام نہیں دے سکتیں، البتہ کشتی رانی سکھانے میں کام آتی ہیں۔ سیلاب کے وقت مقابلہ کرنے اور جانیں بچانے کیلئے موٹر بوٹ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ واشنگٹن کے تعاون سے ایک بڑی فولڈنگ موٹر بوٹ خرید لی گئی ہے۔ جس کی موٹر ساڑھے سات ہارس پاور کی ہے۔ یہ کشتی کراچی پہنچ چکی ہے۔ انشاءاللہ چند دنوں تک ربوہ پہنچ جائیگی۔ اس کے علاوہ سیلاب کے زمانہ میں "لائف بیلٹ" کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ ان کے خریدنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔

روئنگ کلب کے لئے مجلس کراچی نے ایک کشتی یا اسکی قیمت دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح انشاءاللہ سال آئندہ کے شروع میں ہی ایک کشتی مرکزی دفتر کی طرف سے مزید تیار کرائی جائیگی اور کچھ گزارہ ہوہی جایا کرے گا۔

اس سلسلہ میں دوسری مجالس کو بھی تحریک کرتا ہوں، کہ وہ بھی اس ضروری کام میں حصہ لیں۔ مرکز میں ضروری سامان کا موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ تا جس وقت اور جہاں بھی ضرورت پڑے سامان پہنچا کر مدد کی جا سکے۔ اس سلسلہ میں تھوڑی تھوڑی مدد بھی مل کر بہت زیادہ ہو جائیگی۔ پس جملہ مجالس اس میں ضرور حصہ لیں۔ کوشش کریں کہ مرکزی رِلیف کلب اس قدر مضبوط ہو جائے، اور اس طرح حاضر الوقت سامان سے لیس ہو کہ ہر قسم کی مصیبت کے اوقات میں فوری طور پر مدد کر سکے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت:

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مجلس خدام الاحمدیہ سے گذشتہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے اختتام پر فارغ ہو چکے تھے۔ لیکن حضور کی علالت کے موقعہ پر جب حضور نے یورپ کے سفر کا ارادہ فرمایا تو مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو بھی حضور نے اپنے ہمراہ لیجانیکا حکم دیدیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی غیر حاضری میں نائب صدر اول کی جگہ خالی تھی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی واپسی تک محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو دوبارہ مجلس خدام الاحمدیہ کا نائب صدر اول نامزد فرمایا۔ اور اس طرح حضرت میاں صاحب کو مزید قریباً چھ ماہ کیلئے خدمت کرنیکا موقع مل گیا۔

اس تھوڑے سے عرصہ میں حضرت میاں صاحب نے حسن عمدگی اور تدبر کے ساتھ مجلس کی رہنمائی فرمائی، مجلس مرکزیہ ان کی بے حد ممنون ہے۔ دستور اساسی پر نظر ثانی کرتے وقت دستور کی تکمیل کے سلسلہ میں حضرت میاں صاحب کی رہنمائی ہمارے لئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ دراصل موجودہ دستور اساسی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ہی کا عطیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اب جبکہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خدام الاحمدیہ میں اپنی عمر کا حصہ کامیابی سے گذار کر انصار اللہ کی قیادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں وہاں بھی بیش از پیش خدمات بجا لانیکی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کی رہنمائی فرمائے تا ان کا وجود سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر جہت سے مفید ہو۔ اور دنیا کو روحانی نور سے منور کر سکیں اللّٰھم آمین

مجالس کی بیداری:

یوں تو اس وقت قریباً ۵۰۴ مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ کی شاخیں قائم ہیں، لیکن بہت ہی کم ایسی مجالس ہیں جو پوری باقاعدگی سے کام کر کے اپنی موجودگی کا ثبوت دے رہی ہیں۔ ورنہ بیشتر مجالس ایسی ہیں جن کی طرف سے پورا سال گذر جاتا ہے مگر خود رپورٹ بھجوانا تو درکنار مرکزی خط وکتابت پر بھی نہیں جاگتیں۔ دیہاتی مجالس کی ایک بہت بڑی اکثریت اسی قسم کی ہے۔ اس سال خاص طور پر ان مجالس کو بیدار کرنیکی طرف توجہ دی گئی۔ چنانچہ ابتدائی مہینوں میں تو وہ کچھ حرکت میں آئیں، لیکن پھر سو گئیں۔ سب سے زیادہ توجہ مرکزی مقام کی مجلس کو بیدار کرنیکی طرف دی گئی۔ یہ مجلس ایک عرصے سے بالکل خوابیدہ تھی۔ اس کیلئے بہت بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ اور بعض اوقات محترم نائب صدر صاحب کو اپنے انتہائی اختیارات بھی استعمال کرنے پڑے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس ربوہ کافی حد تک بیدار ہے۔ اور اچھا کام کر رہی ہے۔ اس کے لئے مقامی مجلس کے قائد (مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب) نے جس طرح شب و روز محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔

ابھی تک بیرونی مجالس میں باوجود ہر سال ہر قسم کے جھٹکوں کے بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ وقتی طور پر جب ایک زلزلہ آتا ہے تو یہ مجالس بھی اٹھ بیٹھتی ہیں۔ لیکن جونہی جھٹکا کا اثر زائل ہوا۔ وہ پھر لحاف اوڑھ کر سو جاتی ہیں۔ ان نیند کی ماتوں کو ابھی تک احساس نہیں ہوا کہ سورج نکل آیا ہے اور دوسری قومیں منہ اندھیرے اٹھ کر اپنے سفر پر روانہ ہو گئی ہیں۔ مگر یہ خرگوش کی طرح خوش فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ ہم جب چاہیں گے دو چھلانگیں لگا کر منزل پر پہنچ جائیں گے۔ لیکن جب وہ اٹھتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ نرم رو کچھوے اپنی منزل پر پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت سوائے اس کے کہ آپ بھی شرمسار ہوں اور اپنے ساتھیوں کو بھی شرمسار کریں اور کچھ نہیں کر سکتے۔

پس جملہ مجالس کو بیدار ہو کر اپنا کام کرنا چاہیئے۔ ہمارے سامنے تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانے کا کام کیا گیا ہے

دنیا جاری ہی بات تک نہیں سنتی، ان کو نرمی سے، محبت سے، پیار سے ہم نے اپنے گرد جمع کرنا ہے۔ اس کیلئے بہت بڑی خدمت کی ضرورت ہے۔ مسلسل اور پیہم جد و جہد کی ضرورت ہے۔ ہمارا یہ کام وقتی نہیں، بلکہ ایک مستقل ذہنیت کا کام ہے۔ پس ہمیں اس کیلئے مسلسل اور مستقل طور پر جاری رکھنا چاہیئے، تب جاکر ہم کامیابی کا منہ دیکھ سکتے ہیں اور اپنے رب کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔

پس آؤ! سب مل کر عہد کریں کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر نہایت استقلال اور باقاعدگی سے عمل کریں گے اور دوسروں کے لئے نیک نمونہ ہوں گے۔ کسی وقت بھی اپنے فرائض میں سستی نہیں آنے دیں گے۔ خداتعالیٰ کے ارادوں کے ساتھ ہمارے ارادے بھی ہم آہنگی پیدا کرلیں اور جب کسی بات کا خداتعالیٰ ارادہ کرلیتا ہے تو پھر سے

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہم تو صرف لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونیوالے ہوتے ہیں، لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہم لہو لگانے سے بھی پرہیز کریں اور پھر یہ توقع رکھیں کہ ہمیں شہیدوں میں شامل کیا جائے۔

کام کی رپورٹ بروقت اور مکمل طور پر بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ مرکز کو آپ کی طرف سے آمدہ رپورٹوں سے ہی پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کس قدر کام کرتے ہیں۔ اگر آپ کام کرکے پھر رپورٹ نہ بھجوائیں تو مرکز آپ کے متعلق یہی خیال کرنے پر مجبور ہے کہ آپ سو گئے ہیں پس رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ کام خواہ تھوڑا ہو، خواہ زیادہ، اس کی رپورٹ ضرور آنی چاہیئے۔ تا اگر کسی قسم کی کوئی کمی ہو، بر وقت آپ کی راہنمائی کر سکے۔

دورے : مجالس کو بیدار کرنے، بیدار رکھنے اور ان کے کاموں کا جائزہ لینے کیلئے مرکز کی طرف سے مجالس کے دورے کرائے جاتے ہیں۔ اس وقت مرکز میں دو انسپکٹر مقرر ہیں جن کو قریباً سارا سال ہی دورہ پر رکھا جاتا ہے۔ ان کے ذمہ اصل کام تو مجالس کو بیدار کرنا اور ان کے حسابات کی جانچ پڑتال کرنا ہے۔ مگر اکثر مجالس کی عدم توجہگی کی بنا پر ان سے چندوں کی وصولی کا کام بھی لیا جا رہا ہے۔ جس کیلئے ان کو مختلف مقامات پر زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح دوروں کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور

اور وہ سال بھر میں تمام مجالس میں دورہ نہیں کر سکتے۔ سال رواں میں جن مجالس میں انسپکٹر ان کے ذریعہ دورے کرائے جا سکے ہیں ان کی فہرست ضلع وار درج ذیل ہے۔

ضلع لائل پور : لائل پور شہر۔ چک ۲۷۵/ر۔ب۔ چک ۲۷۹/ر۔ب۔ چک ۲۶۷/ج۔ب۔ چک ۲۹۷/ج۔ب۔ چک ۲۹۶/ج۔ب۔ چک ۳۳/ج۔ب۔ چک ۳۱۲/ج۔ب و چک ۳۳۳/ج۔ب و چک ۳۵۲/ج۔ب۔ گوجرہ۔ چک ۲۸۷۔ چک ۲۹۵/گ۔ب۔ دکمالیہ۔ چک ۴۷۱۔ چک ۴۴۹ و چک ۳۹۸/گ۔ب۔ چک ۴۶۸/گ۔ب۔ چک ۴۶۹۔ چک ۱۲۱/ج۔ب۔ چک ۲۷/ج۔ب۔ چک ۵۷/ج۔ب۔ چک ۳۰/ج۔ب۔ چک ۳۳/ج۔ب۔ چک ۱۶۰و۱۶۱۔ چک ۸۴و۸۵/ج۔ب۔ چک ۸۹/ج۔ب۔ چک ۸۸/ج۔ب۔ چک ۸۶۔ چک ۱۹۵/ر۔ب۔ سمندری۔

ضلع جھنگ : جھنگ شہر۔ گھسیانہ۔ شورکوٹ۔ گگی نو۔ چک ۴۹۴و۴۹۷/ج۔ب۔

صوبہ سندھ : روہڑی، سکھر، شکارپور، جیکب آباد۔ لاڑکانہ سن۔ باڈہ۔ کھنڈ دپڑھوا۔ وادھن۔ شاہانی پارہ۔ دادو۔ حیدرآباد۔ ٹنڈوالہ یار۔ نواں کوٹ احمدیاں۔ چنبڑ۔ بشیرآباد کنجول شریف آباد سٹیٹ وچاھنگہ۔ ظفرآباد کوئٹکا معہ نقہ۔ جھڈیاں۔ ظفرآباد دیہہ لاٹھینی۔ کوٹ احمدیاں۔ ڈگری جیمس آباد۔ چک ۲۷/الف۔ جھنڈو گوداما۔ ننکٹ شہر۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ نورنگر فادم معہ صادق آباد۔ محمودآباد اسٹیٹ معہ کریم نگر۔ لطیف نگر۔ روشن نگر۔ اسحاق نگر وغیرہ۔ احمدآباد اسٹیٹ کنجول بی سرود۔ کوٹ عبداللہ۔ منصورآباد۔ کنری۔ نسیم آباد۔ ناصرآباد۔ محمودآباد اسٹیٹ۔ میرپور خاص۔ نواب شاہ۔ باندھی۔ کوٹ مولا بخش طالب آباد۔ گوٹھ حاجی خیرالدین صاحب۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم صاحب۔ جمال پور کنجول گوٹھ نوراحمد و گوٹھ نورمحمد جالندھری۔ دریاخاں مری۔ گوٹھ امام بخش گوٹھ نورمحمد جہانگیر کنجول نورآباد۔ کھنڈیارو۔ گھمٹ۔ گوٹھ نیتھے خاں کنجول گوٹھ چوہدری غلام محمد وغیرہ۔

ضلع ملتان : ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ خانیوال۔ لودھراں

چلہ ارائیں - چک ۳۶۶/W.B.12 - چک ۲۳/۹-۱ سمیت چک ۱۹،۲/۱
دہاڑی - پیرووالہ - دنیاپور - جہانیاں بشمول چک ۱۲۵/۱۰-R
چک ۹۱ - چک ۱۷۱/۱۰-R - چک ۵ مرکھانہ - پنڈی دیوا سنگھ
حسن پور - کبیروالہ - علی پور -

ضلع سرگودھا : سرگودھا شہر - چک ۳۵ بشمول چک ۴۹ ، ۴۲ ، ۶ - چک ۱۲۴ -
چک ۱۱۶ - چک ۹۹ - چک ۹۸ چک ۸۸ - چک ۸۷ - چک ۷۹ - چک ۹۶ -
چک ۴۶ - چک ۹ پنیار - بھلوال -

ضلع گجرات : کنجاہ - گجرات - مونگ - رسول - منڈی بہاؤالدین
مرالہ - پنڈی لالہ - دھوعہ - رسولی - ہیلاں - تتھال - آڑہ -
گجیریٹ - نصیرہ - گولڑیالہ - کھلہ - چک سکندر - دھوریہ - رنگ -

کیمبل پور : کیمبل پور - مائنر کیمپ - دان کیمپ - واہ کینٹ -

راولپنڈی : راولپنڈی - گوجر خان - ٹیکسلا -

ضلع لاہور : لاہور شہر - گنج مغلپورہ - لاہور چھاؤنی

ضلع جہلم : جہلم - چکوال -

کراچی : کراچی - ملیر کینٹ - ڈرگ روڈ -

ضلع سیالکوٹ : سیالکوٹ شہر - سیالکوٹ چھاؤنی - ڈسکہ -
دلیوکے - چونڈہ - ڈنڈپور کھودلیاں - چیندر کے منگولے
گھٹیوہ باجوہ - کلاسوالہ - کھتووالی - مہندی پور چوہڑ منڈا
بشمول نوکریاں - صابو بھڈیار - گھٹیالیاں - داتہ زیدکا -
قلعہ صوبہ سنگھ معہ سوداگر پور - ناوکے کھگٹ - کوٹ آغا
گھنوکے ججہ - ترسکہ بشمول سعیاں - عزیز پور ڈگری -
بڈھا گورایہ - میانوالی ستھرواں - موسیوالہ - جنڈو ساہی -
بمبانوالہ - بھڑکے - گو ندیکے - ملیانوالہ - بھوپال والا -
سمبڑیال - گڈیالہ - پسرور -

ان دوروں میں انسپکٹران کے ذریعہ چندوں کی وصولی کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

تفصیل وصولی چندہ جات بذریعہ انسپکٹران مرکزیہ

مد	رقم
چندہ مجلس	۲۵۸۸ — ۱ — ۶
اجتماع	۱۲۲۲ — ۲ — ۶
... دفتر مرکزیہ	۲۲۱ — ۱۳ — ۶
چندہ خدمت خلق	۲۹۶ — ۱ — ۰
عطیہ ذہانت	۲۷۵ — ۰ — ۰
یخ فنڈ	۷۵ — ۰ — ۰
رسالہ خالد	۴۵۶ — ۷ — ۰
... احمدیت	۲ — ۰ — ۰
قیمت بیجز	۱۵ — ۰ — ۰
	۵۱۳۵ — ۳ — ۶

اگر مجالس چندوں کی وصولی ادراق کی ترسیل کی طرف توجہ دیں تو اس طرح مرکزی کام صرف معائنہ اور بیداری کا رہ جاتا ہے۔ اور اس طرح مجلس مرکزیہ اس قابل ہو جائیگی۔ کہ سال میں کم از کم ایک مرتبہ تمام مجالس کا دورہ ضرور ہو جائے۔

یہ دو انسپکٹر بہت کم ہیں۔ آئندہ سال بجٹ میں مجلس مرکزیہ نے مزید ایک انسپکٹر کی اسامی رکھی ہے۔ اگر یہ اسامی منظور ہو گئی تو انشاء اللہ پوری کوشش کی جائیگی۔ کہ آئندہ سال تمام مجالس کا کم از کم ایک مرتبہ دورہ ضرور ہو جائے۔ اور کوئی علاقہ خالی نہ رہے۔

نئی مجالس کا قیام :

عرصہ زیر رپورٹ میں جن مقامات پر نئی مجالس قائم ہوئی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے :-

ضلع جھنگ : ڈاور — ۱ عدد
" لائل پور : چک ۶۵۴/G.B. — ۱ عدد
" سرگودھا : قائد آباد (کنجیال) — ۱ عدد
" سیالکوٹ : لدھا کرم سنگھ - بمبپ احمد آباد
ڈہرینوالہ - گھیوہ باجوہ - چوہڑ منڈھ - مہندی پور
صابو بڈھار - ترسکہ - میانوالی - بمبانوالہ - بھوپال والہ — ۱۲ عدد
کتھووالی -
" گجرات : تتھال - بلانی - پیلاں - دھوعہ - نصیرہ -
پنڈی لالہ - مرالہ - کالا دیوان سنگھ - — ۸ عدد
" شیخوپورہ : آئینہ — ۱ عدد
" منٹگمری : چک ۲۴۵/E.B. گگو
صوبہ سندھ : ملیر کینٹ - دادو - رادھن - د

گوٹھ محمد اکرم ۔ گوٹھ امام بخش ۔ گوٹھ حاجی قمردین ۔ ۶ عدد
صوبہ سرحد : باڑہ برج ۱ عدد

کل = ۱۳۱ عدد

شعبہ مجالس بیرون کا قیام!

خدام الاحمدیہ ایک ایسی جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم ہے جو عالمگیر حیثیت رکھتی ہے ۔ جس جگہ بھی جماعت احمدیہ قائم ہوگی، وہاں خدام الاحمدیہ کا قیام نہایت ضروری ہے ۔ جماعت احمدیہ کی شاخیں دنیا کے قریباً تمام ممالک میں قائم ہیں لیکن ان تمام ممالک کی زبانیں مختلف ہیں جس کی وجہ سے ان سے پورے طور پر رابطہ قائم نہیں رکھا جاسکتا ہے ۔ سال زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت موصول ہوئی کہ مرکز میں ایک شعبہ ایسا قائم کیا جائے جو بیرون پاکستان کی مجالس سے رابطہ قائم رکھے اور ان کو بیدار رکھنے کی لئے ان سے خط وکتابت کرے ۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس سال ماہ جون ۱۹۵۵ء میں ایک مہتمم کا اضافہ کیا گیا ۔ جس کا عہدہ مہتمم مجالس بیرون مقرر کیا گیا ۔ اس شعبہ کے سب سے پہلے مہتمم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بی ۔ اے ہیں جو قریباً چار سال کا عرصہ بلاد شرقیہ میں گذارنے کے علاوہ لندن میں بھی کچھ عرصہ رہ چکے ہیں ۔

امید ہے مکرم شیخ صاحب نہ صرف بیرونی مجالس کی اچھی طرح تنظیم کرسکیں گے ، بلکہ ایسا لٹریچر بھی تیار کریں گے جو ان ممالک میں خدام الاحمدیہ کی مفید رہنمائی کرسکے ۔

رسالہ خالد :

خدام الاحمدیہ کی تربیت کیلئے مرکز کی طرف سے ایک ماہانہ رسالہ خالد اکتوبر ۱۹۵۲ء سے جاری ہے ۔ اس کی تیسری جلد مکمل ہوچکی ہے اور پرچہ چوتھے سال میں قدم رکھ رہا ہے ۔

ایک رسالہ کو چلانا کوئی آسان کام نہیں ۔ اگر خریداروں کی طرف سے رسالہ کی قیمت باقاعدگی سے آتی رہے تب تو کوئی مشکل نہیں ہوتی لیکن اگر خریدار بروقت قیمت ادا نہ کریں تو صاف ظاہر ہے کہ رسالہ کے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے ۔

مجلس مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق ابتداء میں ہر مجلس کو رسالہ بھجوانا ضروری تھا مگر اکثر مجالس ایسی تھیں جن کی طرف سے دو سال سے کوئی قیمت نہ آرہی تھی ۔ یہ قیمت مینیجر خالد کو کسی اور طرف سے بھی نہیں مل رہی تھی ۔ جب مینیجر نے مطالبہ کیا کہ یا تو اسے ان پرچوں کی قیمت دی جائے یا پھر ایسی مجالس کا رسالہ بند کرنے کی اجازت دیجائے ۔ تو مجلس مرکزیہ کی طرف سے فیصلہ ہوا کہ جو مجالس قیمت نہیں دیتیں، ان کا پرچہ بند کردیا جائے ۔ مینیجر صاحب کی طرف سے پرچہ بند کردیا گیا مگر دو مشکلیں ایسی آپڑیں جن کا حل نہیں ہوسکتا تھا ، یعنی ایک تو یہ ایسی مجالس کے ذمہ جو بقایا ہے وہ تو وصول نہیں ہوا ۔ مینیجر کو تو صرف اسی صورت میں فائدہ ہوسکتا ہے جب کہ بقایا وصول ہوجائے ۔ مگر اس کا کوئی ذریعہ نہ تھا ۔ دوسری طرف مجلس کے اعلانات جو پہلے خالد کے ذریعہ ہر مجلس کو جاتے تھے ۔ اب بہت سی مجالس کو جانے بند ہوگئے ۔ اور اپنی ہدایات بھجوانے کیلئے مجلس مرکزیہ کو علیحدہ خرچ کرنا پڑا ۔

اس صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے بالآخر سال رواں میں مجلس مرکزیہ نے یہ فیصلہ کردیا کہ رسالہ ہر مجلس کو ضرور بھجوایا جائے ، اور مینیجر خالد تمام مجالس سے قیمت وصول کرنے کی کوشش کرے ، اگر کبھی آمد میں کمی بھی ہوگئی تو چونکہ رسالہ خالد خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ملکیت ہے اس لئے مجلس مرکزیہ اس کمی کو پورا کیا کرے گی ۔

گذشتہ سال بجٹ پیش کرتے وقت رسالہ خالد کے لئے ایک کلرک کا مطالبہ کیا گیا تھا ۔ جسے مجلس مرکزیہ نے پارٹ ٹائم کلرک کی صورت میں شوریٰ کے موقعہ پر پیش کیا ۔ لیکن مالی سب کمیٹی نے اسکو بھی حذف کردیا کہ کسی پارٹ ٹائم کلرک کی نہ ضرورت ہے ۔ نہ گنجائش ہے ۔ جب سب کمیٹی کی یہ تجویز شوریٰ کے اجلاس میں پیش ہوئی تو خوش قسمتی سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف فرما تھے ۔ حضور نے اپنے صدارتی ارشادات کے دوران میں فرمایا کہ بعض کام ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے کلرک کا ہونا ضروری ہے ۔ اس لئے حضور نے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کو مقرر فرمایا کہ وہ کام کا جائزہ لیکر حضور کی خدمت میں رپورٹ کریں ۔ کہ آیا رسالہ خالد کے لئے پارٹ ٹائم کلرک کی ضرورت ہے یا پورے وقت کے کلرک کی ضرورت ہے ، یا سرے سے ضرورت ہی نہیں ۔ چنانچہ محترم اختر صاحب نے کام کی جانچ پڑتال کرکے حضور کی خدمت میں پورے وقت کے کلرک کی سفارش کردی

جسے حضور نے منظور فرمالیا۔ اور اس طرح خالد کیلئے ایک کلرک مل گیا۔ اور ہم قریباً ساٹھ سو روپیہ بقایا داران سے وصول کر سکے اور اس طرح ہمیں اس سال کے دوران میں خالد کے لئے قرض لینے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

رسالہ خالد اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ترقی کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔ اس کے مضامین، اس کی ترتیب وغیرہ گزشتہ دو جلدوں کی نسبت بہت اچھے معیار پر پہنچ گئی ہیں۔ کوشش کی جارہی ہے کہ اس کو ہر طرح سے ایک معیاری رسالہ بنا دیا جائے کچھ عرصہ سے مختلف اوقات میں مختلف قسم کی اہم تصاویر بھی شائع ہو رہی ہیں۔ الغرض کوشش کی جا رہی ہے کہ اسے ایک معیاری رسالہ بنا دیا جائے۔ لیکن اس کیلئے جملہ قائدین اور اراکین کی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے اراکین مجلس ہی مل کر کوشش کریں اور ہر خادم کم از کم ایک رسالہ ضرور خریدے اور جو خریدار ہیں وہ ایک ایک مزید خریدار مہیا کریں تو ہم بہت جلد اس کے حجم میں مستقل طور پر اضافہ کرنے کے علاوہ اسے اور دیدہ زیب بنانے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔

مرکز توقع رکھتا ہے کہ جملہ مجالس اپنے اپنے مجلس کے اس واحد رسالہ کی خریداری بڑھانے کیلئے خاص کوشش فرمائیں گی۔

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

رسالہ خالد کے بارہ میں شوریٰ کی سب کمیٹی اور اس کی رپورٹ:

سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر جب بجٹ پیش ہوا تو مالی سب کمیٹی نے سفارش کی کہ رسالہ خالد کو ترقی دینے کے ذرائع پر غور کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی جائے جس کی رپورٹ نائب صدر صاحب کی خدمت میں پیش ہو اور سب کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد کرنے کے بعد جو نتائج پیدا ہوں وہ شوریٰ ۱۹۵۵ء کی مالی سب کمیٹی میں پیش کئے جائیں۔

اس سب کمیٹی کے ممبران کے نام حسب ذیل تھے:-

۱۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب لائل پور
۲۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
۳۔ محمد سعید احمد صاحب لاہور
۴۔ صوفی رحیم بخش صاحب راولپنڈی
۵۔ خاکسار محمد صدیق مہتمم اشاعت

سب کمیٹی کا اجلاس مورخہ ۲۳/۱/۵۵ کو دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوا جس میں سوائے چوہدری غلام دستگیر صاحب کے باقی تمام ممبران شامل ہوئے۔

سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل سفارشات محترم نائب صدر صاحب کی خدمت میں پیش کردیں، جنہیں مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس میں زیر ریزولیوشن ۱۴۱/۲۷-۱-۵۵ پیش کیا گیا۔ ان سفارشات کو مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل صورت میں منظور کیا۔

"خالد کی توسیع اشاعت، معیار کو بلند کرنے اور بقایا جات کی وصولی کے لئے شوریٰ خدام الاحمدیہ کا اجلاس ۲۳/۱/۵۵ کو منعقد ہوا۔

شق نمبر ۱ اول: خالد کے معیار کو بلند کرنے کیلئے حسب ذیل امور پر عملدرآمد ہو:-

(۱) حضور ایدہ اللہ کے خالد سے متعلق ارشادات مجالس میں بھجوائے جائیں۔ قائدین مجالس اپنے عام اجلاسوں میں وقتاً فوقتاً انہیں سنائیں۔ اور خدام سے مضامین لکھوا کر بھجوائیں۔ اس کا نتیجہ خالد میں شائع ہوتا رہے کہ مجالس کی طرف سے کس قدر مضامین آئے۔

(۲) مفید علمی بحثیں شروع کی جائیں اور خدام سے مقابلہ کیلئے مضامین لکھوائے جائیں اور خالد کی طرف سے انعام مقرر کیا جائے۔

(۳) غیر ملکی رسائل میں سے مفید مضامین کے تراجم کا کام شروع کیا جائے اور ایسے مضامین پھر خالد سے دوسرے دوسرے اخبارات میں دیئے جائیں۔

(۴) معلومات عامہ کا ایک کالم شروع کیا جائے جس میں حالات حاضرہ کے متعلق ایسی معلومات ہوں جن کے متعلق سالانہ اجتماع میں سوالات کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح دینی سوالات کا کام شروع کیا جائے اور ساتھ ہی جواب بھی لکھدیا جائے اسی طرح کھیلوں کے عام قواعد بھی آجایا کریں۔

۵۔ تجارت اور زراعت اور حفظانِ صحت کے متعلق تحقیقاتی مضامین لکھوائے جائیں۔

۶۔ خالد کے مضامین کا تعارف الفضل کے ذریعہ ہوا کرے نیز انسپکٹران بھی خالد کا تعارف کرائیں۔

۷۔ بیرونی مشنوں کے حالات بھی شائع ہوں۔ سرورق پر چند اہم مضامین کی فہرست بھی آجایا کرے۔

شق دوئم: اشاعت بڑھانے کیلئے سب کمیٹی کے نزدیک حسب ذیل صورت اختیار کی جائے۔

(۱) قائدین اپنے کاروباری احباب سے خالد کیلئے اشتہار حاصل کریں۔ اسی طرح انسپکٹران بھی اپنے دوروں میں کاروباری احباب سے اشتہارات حاصل کریں۔

(۲) انسپکٹران اور قائدین نئے خریدار بنائیں۔

(۳) شہری مجالس کے قائدین و زعماء سے توقع رکھی جائے کہ اپنی مجالس میں ایسے خدام کو جن کی ماہانہ آمد ۱۵۰/- یا اس سے اوپر ہو ضرور خالد کے خریدار بنائیں۔ اور ایسے خدام طلبہ جن کو ۲۵/- روپے یا زائد ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے، خریدار بنانے کی کوشش کریں۔

شق سوئم: بقایا جات کی وصولی کیلئے حسب ذیل سفارشات ہیں:۔

(۱) بقایا داران کی فہرست قائدین کے نام حلقہ وار بھجوائی جائیں۔ نیز خالد میں بھی حلقہ وار ہی چھپوائی جائیں۔

(۲) جو مجالس خالد کی بقایا دار چلی آرہی ہیں۔ چندہ مجلس میں سے ان کا خالد کا سابقہ بقایا وضع کر لیا جائے۔ اور اس چندہ مجلس میں اسے بقایا دار شمار کیا جائے۔ بندرہ فوری تک ادائیگی کے لئے ایسی مجالس کو نوٹس دیا جائے۔

(۳) وہ مجالس جن کا گذشتہ سال کا چندہ مجلس بھی ان کے ذمہ ہے ان کو حسب قاعدہ وی۔ پی کا نوٹس دیا جائے۔ اور جن کی طرف سے وی پی واپس آئے ہیں ان کا رسالہ بند کر دیا جائے اور ایسی مجالس کے نام صدر محترم کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔

(۴) انفرادی بقایا داران کا پرچہ بند کر دیا جائے اور قائدین کے علاوہ امیر جماعت احمدیہ اور سیکرٹری مال کی خدمت میں وصولی کیلئے تعاون کی اپیل کی جائے۔

(۵) وی۔ پی بھجوانے سے قبل خالد میں بقایا داران کی فہرستیں حلقہ وار شائع کی جائیں۔ اور قائدین کیلئے نوٹ لکھدیں کہ وہ ان سے انفرادی طور پر مل کر وی۔ پی کی وصولی کی ترغیب دیں اور جو وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں ان کی اطلاع دفتر میں بھجوائیں تاکہ وی۔ پی کا خرچ ضائع نہ ہو۔

(۶) خالد کیلئے کلرک کے متعلق میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان سے درخواست کی جائے کہ جلد فیصلہ فرمادیں۔

(۷) مجالس جو گذشتہ بقایا جات کی وصولی کریں، انہیں اس پر ۱۵٪ کمیشن دیا جاوے۔"

سفارشات کی تعمیل!

ان سفارشات کی تعمیل دفتر رسالہ خالد کرتا رہا۔ جس کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے اور جسکا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

شق نمبر ۱: خالد کے معیار کو بلند کرنے کیلئے سب کمیٹی کی سفارشات پر حتی الامکان عمل کرنے کی کوشش جاری ہے۔ ادارہ خالد اپنی ان کوششوں میں کہاں تک کامیاب ہوسکا ہے اس کا اندازہ خالد کے زیر نظر "سالنامے" سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

شق نمبر ۲: نئے خریداران بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کوشش یہ بھی کی گئی کہ بعض احباب کے نام خطوط لکھے گئے اور رسالہ ارسال کیا جاتا رہا، جن میں سے بعض نے خریداری قبول کر لی۔

شق نمبر ۳: بقایا داران کی فہرست قائدین کے نام حلقہ وار بھجوائی جاچکی ہے اور رسالہ خالد میں بھی ایسی فہرستیں شائع کی جاتی رہیں۔

نیز وی پی بھجوانے سے قبل بقایا دار خریداران کی خدمت میں اطلاعی کارڈ بھی بھجوائے جاتے رہے اور اسی طرح خالد میں بھی ایسے بقایا داران کو وی۔ پی کے متعلق اطلاع دی

جاتی رہی ۔

بقایا داران کے نام وی۔ پی بھجوائے جاتے رہے۔ جن میں سے بعض نے وی۔ پی وصول بھی کئے۔

انسپکٹران کے ذریعہ بھی بقایاجات وصول ہو رہے ہیں۔

اس سال میں اسی ۸۰ نئے خریدار بن چکے ہیں۔

خلافت جوبلی علم انعامی :

خلافت جوبلی علم انعامی ہر سال اس مجلس کو ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ جس نے دوران سال میں نمایاں کام کیا ہو۔ اور مجلس کے مقرر کردہ معیاروں کے مطابق دوسری تمام مجالس سے نمایاں ہو۔ چنانچہ گزشتہ سال یہ علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے حاصل کیا۔ جس کا اعلان سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر فرمایا۔

دیہاتی اور شہری مجالس کے لئے انعام!

سال زیر رپورٹ میں ایک تجویز مجلس عاملہ مرکزیہ کے سامنے پیش ہوئی کہ خلافت جوبلی علم انعامی عموماً شہری مجالس اپنے وسیع ذرائع کی وجہ سے حاصل کر لیتی ہیں۔ دیہاتی مجالس اس سے محروم رہ جاتی ہیں۔ اس لئے ایسا انعام مقرر کیا جاہیئے جس میں صرف دیہاتی مجالس ہی شامل ہو سکیں اور ان میں سے اول آنے والی مجلس کو انعام۔ یہ معاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ میں زیر ریزولیوشن ۸۶/ ۲۳-۳-۵۵ پیش ہوا۔ چنانچہ اس پر ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس نے سفارش کی کہ دیہاتی اور شہری مجالس کے لئے الگ الگ انعام ہونا چاہیئے۔ شہری مجالس کا مقابلہ شہری مجالس سے ہو اور دیہاتی مجالس کا مقابلہ دیہاتی مجالس سے ہو، اور دونوں میں اول آنے والی مجالس کو الگ الگ انعام دیا جائے۔ خلافت جوبلی علم انعامی اپنی جگہ پر موجودہ صورت میں برقرار رہے اور اسے حاصل کرنے کیلئے کوئی پابندی نہ ہو۔ اگر جملہ مجالس میں سے دیہاتی مجلس اول آجائے تو وہ اسے حاصل کر لے اور اگر شہری مجلس اول آجائے تو اس کو دیا جائے۔

چنانچہ رسالہ خالد اور الفضل میں متعدد اعلانات کے ذریعہ جملہ مجالس کو اس کی اطلاع کر دی گئی۔ انشاء اللہ آئندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر اس کے مطابق ہی عمل کیا جائیگا۔

تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ :

۵ فروری ۱۹۵۲ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی بنیادی اینٹ رکھی، جیسا کہ اس زمانہ میں شائع ہو چکا ہے یہ اینٹ قادیان کی مسجد مبارک کی تھی جو محض اس غرض سے قادیان سے لائی گئی تھی۔ ابتدا میں صرف چار کمرے اور چار دیواری بنوانیکا مقصد کیا گیا تھا۔ یہ کام اپریل ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو گیا تھا۔ اس سال اس میں مزید توسیع کی گئی اور دفتر کے دو مزید کمرے بنوائے گئے ہیں، جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکے ہیں۔ جوں جوں روپیہ آتا جائیگا انشاء اللہ تعمیر کا کام بھی مکمل ہوتا جائیگا مجالس کے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سال تعمیر کی مد میں صرف ۳۵۵/- روپے جمع ہوئے ہیں۔ آئندہ سال کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ کام بہت حد تک مکمل ہو جائے۔ مگر مجالس کے تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ مجالس کو اپنے فرائض اور اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں۔

(متوقع) سالانہ اجتماع ۱۹۵۵ء :

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کیلئے ابتدائی کام اپریل یا مئی کے مہینوں سے شروع کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی حسب سابق مجلس عاملہ مرکزیہ نے زیر ریزولیوشن ۷۷/ ۹-۶-۵۵ اجتماع کے انتظامات مندرجہ ذیل احباب کے سپرد فرمائے تھے۔

شعبہ	نام
۱۔ مقام اجتماع	ملک محمد رفیق صاحب
۲۔ سپلائی	چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر
۳۔ خوراک	قریشی نورالحق صاحب تنویر
۴۔ دفتر بیرون و	خاکسار محمد صدیق
۵۔ پہرہ	خاکسار محمد صدیق
۶۔ علمی مقابلے	مولوی غلام باری صاحب سیف
۷۔ ورزشی مقابلے	چوہدری محفوظ الرحمن صاحب

۸۔ روشنی، لاؤڈ سپیکر، خیمہ جات — حسن محمد خاں صاحب عارف

۹۔ ناظم اوقات — مولوی محمد احمد صاحب ثاقب

۱۰۔ صفائی و آب رسانی — چوہدری شبیر احمد صاحب

۱۱۔ جنرل نگرانی — چوہدری غلام یسین صاحب

۱۲۔ اجتماع اطفال — چوہدری صلاح الدین صاحب

۱۳۔ دفتر اندرون — شیخ مبارک احمد صاحب

۱۴۔ دفتر مرکزیہ، شوریٰ، اشاعت وغیرہ — سید عبدالباسط صاحب

جملہ منتظمین کی طرف سے ان کے انتظامات کے بارہ میں سکیمیں منگوا کر مجلس عاملہ مرکزیہ میں پیش ہوئیں۔ مجلس کے فیصلہ اور منظوری کے بعد منتظمین نے ان پر عملدرآمد شروع کر دیا۔ سب سے زیادہ اس بارہ میں اشاعت کا تھا۔ چنانچہ مختلف عنوانات کے بارہ میں علیحدہ علیحدہ اور یکجائی طور پر جو اعلانات شائع کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	الفضل	خالد
۱۔ شوریٰ	۳	۴
۲۔ نمائندگان	۲	۳
۳۔ اجتماع میں شمولیت	۱۱	۶
۴۔ چندہ اجتماع	۸	۵
۵۔ خادم کا سامان	۱	۲
۶۔ خیمے کا سامان	۱	۳
۷۔ علمی مقابلے	۸	۵
۸۔ ورزشی مقابلے	۵	۴
۹۔ پروگرام	۳	۴
۱۰۔ بیج	۳	۴
۱۱۔ تجاویز شوریٰ	۲	۲

الفضل میں دو مرتبہ پورے صفحات پر مشتمل سالانہ اجتماع کے بارہ میں مکمل اعلانات شائع کرائے گئے۔ اسی طرح خالد میں بھی تین اشاعتوں میں چھ چھ سات سات صفحوں پر مشتمل اعلانات شائع ہوئے۔ الفضل اور خالد کے علاوہ تین سرکلر لیٹر جملہ مجالس کو بھجوائے گئے۔ جن میں اجتماع سے متعلق جملہ امور کی وضاحت کی گئی۔ اس قدر اشاعت کے بعد اب کوئی مجلس یہ نہیں کہہ سکتی کہ اسے اس بارہ میں اطلاع نہیں ملی۔ مرکزی دفتر کی طرف سے اس بارہ میں اپنی پوری کوشش صرف کر دی گئی ہے

اکتوبر ۵۵ء کے شروع میں جملہ مجالس کی خدمت میں اجتماع خدام و اطفال کا پروگرام بھجوا دیا گیا۔ اسی طرح شوریٰ کا ایجنڈا بھی کافی وقت قبل مجالس کے غور کیلئے بھجوا دیا گیا۔

مرکزی دفتر کی کوشش تھی کہ بجٹ بھی کافی عرصہ قبل مجالس کو بھجوا دیا جاتا۔ تا مجالس کے نمائندے بجٹ پر پوری طرح غور کر لیتے اور اپنی اپنی مجلس سے مشورہ بھی کر لیتے لیکن افسوس ہے کہ مجالس نے اس بارہ میں اپنے فرض کو پورے طور پر ادا نہیں کیا۔

مرکز کی طرف سے بجٹ فارم واپس مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ر اگست مقرر کی گئی تھی۔ لیکن تا دم تحریر صرف چند مجالس کی طرف سے بجٹ فارم پر ہو کر ملے ہیں۔ اس صورت میں مجلس مرکزیہ کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ جن مجالس کی طرف سے بجٹ فارم نہیں آئے۔ گذشتہ سال کے بجٹ کی رقم ہی اس سال کا بجٹ بھی شمار کر لیا جائے۔ مگر یہ بامر مجبوری کیا جا رہا ہے اور اب اتنا وقت نہیں ہے کہ مجالس کو بجٹ طبع کرا کے بھجوایا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس وقت اکثر مقامات میں رسل و رسائل کے ذرائع مسدود ہیں اور ڈاک کے ضائع ہو جانیکا بھی خطرہ ہے۔ اس لئے اس مرتبہ بجٹ اجتماع کے موقعہ پر ہی دیا جا سکیگا۔ انشاء اللہ۔

بیرونی مجالس اور مرکزی شعبوں کی مساعی کا مختصر خاکہ

اب بیرونی مجالس کی سرگرمیوں اور مرکزی شعبہ جات کی مساعی کا مختصر سا خاکہ، خود مہتممین مرکزیہ کی قلم سے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:-

شعبۂ تعلیم

دینی اخلاق کی تشکیل میں علم اہم حصہ رکھتا ہے۔ اور مذہبی جماعتیں تو دینی علوم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ اور مجھے اس بارہ میں اعتراف ہے کہ جس حد تک ہمیں اس ضمن میں کام کرنا چاہیئے ہم نہیں کر رہے۔ حضور کی منشاء کے مطابق چاہیئے تو یہ اولاً مرکز سلسلہ میں اور اس کے بعد دوسری مجالس میں کوئی احمدی ناخواندہ نہ رہے۔ کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو قرآن مجید کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جو قیامت تک کیلئے ہماری سعادت دارین کی راہنما ہے۔ تاہم امسال میں جو کچھ ہو سکا ہے یا جو سعی مجلس کی طرف سے معرض وجود میں آئی ہے اس کی ذیل میں تفصیل عرض کرتا ہوں۔ لیکن رپورٹ عرض کرنے سے پہلے مجالس کی توجہ اس طرف منعطف کرانا ضروری سمجھتا ہوں کہ رپورٹ کے مطبوعہ فارم جن پر مجالس رپورٹیں بھجواتی ہیں اس میں ایک خانہ شعبہ تعلیم کا ہے۔ اول تو مجالس رپورٹیں ہی کم بھجواتی ہیں۔ لیکن جو مجالس بھجواتی ہیں تو وہ اس شعبہ میں صرف رسمی خانہ پری ہی کرتی ہیں۔ سوائے بعض مجالس کے جنکا ذکر آئندہ آئیگا جزاہم اللہ عنا احسن الجزاء۔

امسال شعبہ تعلیم کے پروگرام میں سلسلہ کے لٹریچر کو سہ ماہی تقسیم کر کے امتحان لینا بھی تھا۔ ہمارا یہ پروگرام کئی سال سے معطل تھا۔ قادیان میں اس پر عمل ہوتا تھا۔ اس سال اس کے طریق کار میں کچھ تبدیلی کر دی گئی تھی یعنی امتحان مجالس خود لیں گی اور اسنادات مرکز جاری کرے گا۔

چنانچہ امسال ذیل کی مجالس کی طرف سے ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔

کراچی - ۹۸ طلباء۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس کراچی نے اپنی کوششوں سے لجنہ اماء اللہ کو بھی اس میں شامل کر لیا، چنانچہ سات ممبرات نے بھی اس میں حصہ لیا۔

سیالکوٹ سے ۱۰ خدام نے حصہ لیا۔ راولپنڈی سے ، خدام نے۔ گھوگھیاٹ سیانی سے ایک خادم نے۔ یہ امر خوشکن ہے کہ مجموعی لحاظ سے صوبہ سرحد کی مجالس نے نسبتاً زیادہ حصہ لیا۔ پشاور سے تین خدام نے۔ مردان سے دو خدام نے، ایبٹ آباد سے سات خدام نے۔ نوشہرہ سے سات خدام نے۔ کوہاٹ سے پندرہ خدام نے۔

اسنادات چھپ چکی ہیں۔ ان سطور کے لکھنے تک اسنادات لاہور میں (سیلاب کی وجہ سے) رک گئی ہیں۔ انشاء اللہ جلد مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔

امسال شعبہ تعلیم کے پروگرام میں لائبریریوں کا قیام بھی تھا۔ جس حد تک رپورٹوں سے اعداد و شمار فراہم ہو چکے ہیں ذیل کی مجالس میں اب تک لائبریریاں قائم ہو چکی ہیں :-

نوشہرہ۔ ربوہ۔ موضع کے ضلع گوجرانوالہ۔ گوجرہ۔ سیالکوٹ کراچی۔ ملتان۔ کیمبل پور۔ گوکھووال چک نمبر ۲۱، لاہور

اس ضمن میں یہ امر یہاں بیان کر دینا مفید ہوگا کہ مرکز کیطرف سے ستائیس کتب مختلف مصنفین سے عطیہ جات کی صورت میں فراہم کر کے باہر لائبریریوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ میں مجالس سے درخواست کروں گا کہ وہ اس ضمن میں اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں۔ انشاء اللہ اس سلسلہ میں مرکز ان کی جائز مدد کرنے سے دریغ نہیں کرے گا۔ بعض مجالس کی طرف سے یہ رپورٹ آتی رہی ہے کہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی کوششیں بار آور ہوئیں یا نہیں اس کا پھر انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

شعبہ تعلیم کے پروگرام میں مجلس حسن بیان و سلطان القلم کا انعقاد بھی ہے۔ اس بارہ میں رپورٹوں سے جو اعداد و شمار فراہم کئے جا سکے ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

ربوہ۔ کھاریاں۔ گھیانہ۔ کوئٹہ۔ لیہ۔ نوشہرہ۔
سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ گوجرہ۔ گکھڑ منڈی۔ کراچی

اور اس بارہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پنڈی۔ کراچی۔ ربوہ نے دلچسپ مقابلے بھی اپنے طور پر کرائے ہیں۔ مرکز کی طرف سے مجالس کو ان مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے ترغیب دلائی جاتی رہی۔ چنانچہ اس کا یہ اثر ہے کہ اب خدام میں مضمون نویسی کی طرف اچھی رغبت پیدا ہوئی ہے جس کا اظہار مختلف مضامین کی صورت میں سلسلہ کے آرگن میں ہوتا رہتا ہے۔

اس کے علاوہ مرکز کی طرف سے ایک تقریری مقابلہ جلسہ سالانہ پر کرایا گیا۔ جس میں ربوہ، سیالکوٹ، لائل پور، احمد نگر کے خدام نے حصہ لیا۔ اول، دوم آنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے یہ مقابلہ ایسا دلچسپ تھا کہ حاضرین نے بھی بعض مقررین کو نقدی صورت میں انعامات دیئے۔ لیکن یہ امر افسوسناک ہے کہ بعض خدام باوجود نام لکھوانے کے اس مقابلہ میں نہ آئے۔

جماعت کے علمی رجحان کو بڑھانے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ مجالس کی طرف سے درسوں کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے اطلاع موصول ہو چکی ہے

ڈیرہ غازیخاں، چک ۹۹ شمالی، گھیانہ۔ سانگلہ ہل، میں خدام کی طرف سے درس جاری ہے۔ بے شک یہ کام اکثر جگہ جماعتوں کے سپرد ہے لیکن ہماری مجالس بھی اس میں حصہ لے کر اسے زیادہ مفید اور موثر بنا سکتی ہیں۔ اس ضمن میں چند مجالس نے قابل نمونہ مثال قائم کی ہے۔

مجلس کراچی نے مذاکرہ علمیہ کے نام سے ایک مجلس قائم کر رکھی ہے جو نہایت عمدہ کام کر رہی ہے۔ اور اس کے استفادہ کا حلقہ احمدیوں تک ہی محدود نہیں۔ غیر احمدی احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی مجلس کراچی نے دینیات کلاس کا اجرا کر کے ایک عمدہ مثال قائم کی ہے۔

ایسے ہی مجلس راولپنڈی نے بعض نصاب مقرر کر کے خدام کے امتحانات لئے۔ جزاھم اللہ عنا احسن الجزاء۔

ربوہ کی مجلس کو رمضان المبارک میں درس القرآن میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ چنانچہ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ربوہ کے خدام درس رمضان المبارک میں شوق سے حصہ لیتے رہے۔

اس کے علاوہ مرکز کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے پیش نظر ایک نصاب تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ نصاب تین حصوں پر منقسم ہے۔ پندرہ سال تک کے اطفال کیلئے۔ پندرہ سال سے پچیس سال تک کے خدام کیلئے اور پچیس سال سے چالیس سال تک کے خدام کیلئے۔ اس سلسلہ میں پہلے سلسلہ کیلئے کتاب تیار کی جا چکی ہے۔ جو مشتمل ہے تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت۔ عقائد۔ اعمال۔ اخلاق اور آداب پر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باقی ہر دو سلسلہ کی کتب کے متعلق کوشش کی جا رہی ہے کہ سلسلہ کے جید علماء سے اس بارہ میں تعاون لیا جائے۔

تربیتی کلاس:

تربیتی کلاس کے نصاب اساتذہ مرتب کر چکے ہیں لیکن افسوس ہے کہ اس بارہ میں بھی مجالس کی طرف سے پورا تعاون نہیں کیا جا رہا۔ امسال بھی تربیتی کلاس منعقد نہیں ہو سکی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صرف ایک خادم کا نام وقت مقررہ تک موصول ہو سکا تھا۔ اس صورت میں کلاس کے انعقاد کی کوئی صورت نہ تھی، بلکہ تضییع اوقات تھی۔ اس لئے حضور کی ہدایات کے ماتحت یہ کلاس جاری نہ کی گئی۔ کیونکہ حضور نے فرمایا تھا: جب تک طلباء کی ایک معتد بہ تعداد نہ آئے اساتذہ کا وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر مجالس اس بارہ میں اپنے فرض کو پہچانیں تو ہر سال خدام کی ایک کثیر تعداد مرکز سلسلہ کی برکات سے بھی فائدہ اٹھا سکتی ہے اور ضروری دینی ابتدائی علوم سے بھی واقفیت پیدا کر سکتی ہے۔ ضرورت ہے کہ مجالس اس طرف توجہ فرما دیں۔

لجنہ کی کلاس ہر سال باقاعدگی سے جاری ہے جس میں دور دراز سے وہ حصہ لینے کیلئے آتی ہیں۔ لیکن خدام نے اس بارہ میں اپنے فرائض کی طرف توجہ نہیں دی۔

سال رواں کے پروگرام کے لئے مختلف اعلانات سلسلہ کے اخباروں میں کروائے جاتے رہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فذکّر فان الذکری تنفع المومنین۔ اسی اصل کے پیش نظر ذیل کے اعلانات اخبارات میں چھپوائے گئے۔

سہ ماہی نصاب کے متعلق الفضل میں دس اعلان۔ سکیم سال رواں کے متعلق پانچ اعلان۔ متفرق ایک۔ تقریری مقابلے کے متعلق دو اعلان۔ تربیتی کلاس کے متعلق تین اعلان اور سالانہ اجتماع پر تقریری مقابلوں کیلئے تین اعلان۔ ایسے ہی خدام الاحمدیہ کے آرگن میں نو اعلانات کروائے گئے۔ احمد نگر اور کیمبل پور کی مجالس کا سال رواں میں دورہ بھی کیا گیا۔ والسلام

خاکسار غلام باری سیف مہتمم شعبہ تعلیم

شعبہ خدمت خلق:

مخلوق خدا کی خدمت سے نہ صرف خدا راضی ہوتا ہے بلکہ اس کے بندوں کی نظروں میں بھی خدمت کرنے والوں کی وقعت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ دنیا کی وہ قومیں جو آج ترقی یافتہ کہلاتی ہیں ان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو خدمت خلق ان کا نمایاں وصف نظر آئیگا۔ ریڈکراس جیسی سوسائٹیاں آج دنیا کی تمام حکومتوں سے خراج تحسین حاصل کر رہی ہیں۔

اسلام انسانی زندگی میں خدمت خلق کو بہت درجہ اہمیت دیتا ہے۔ حضرت امیر المومنین نے خدمت خلق کے شعبہ کو بہت اہمیت دی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے خدام اپنے آقا کی زریں ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا کی مخلوق کی خدمت ضرور کرتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ اپنی کوششوں سے ہمیں بھی آگاہ رکھا کریں، تو ہم انہیں مناسب واقع پر شائع کر کے دوسرے خدام کے لئے تحریص کا موجب بنایا کریں۔ ذیل میں آپ ہماری ان مجالس کی خدمات کا مجمل سا خاکہ ملاحظہ فرمائیں جنہوں نے ہمیں اپنی رپورٹیں بھجوائیں:-

کراچی:- یہ مجلس خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت عمدہ کام کرنے والی مجالس میں سے ہے۔ خدمت خلق کا کام ایک معین پروگرام کے ماتحت سرانجام دیا جا رہا ہے۔ بیکاروں کو روزی دلانا ان کے اہم کاموں میں سے ہے۔ ۲۸ احباب کے لیے ملازمت کی کوشش کی گئی۔ جن میں سے ان کی کوشش ۲۷ احباب کیلئے بار آور ثابت ہوئیں۔ بیماروں کی تیمارداری ان کے پروگرام میں شامل ہے۔ ۱۸ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ زلزلہ کوئٹہ میں انہوں نے بھی کوئٹہ کو -/۲۰۰ روپے بطور امداد بھجوائے۔ بیوگان کی امداد کی گئی۔ ۱۶ افراد کیلئے قرضہ حسنہ کا انتظام کیا گیا۔ حکومت سے ۱۴ ٹن کھجوریں حاصل کر کے مستحق خاندانوں میں تقسیم کی گئیں۔

گوجرہ: موسم گرما میں گاڑیوں پر پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ اس مجلس نے امسال پانی پلانے کا حتی المقدور انتظام کیا۔ جس سے مسافران کو بہت فائدہ پہنچا۔ ۳ حلقوں میں ڈسپنسریاں قائم کی گئیں اور ۷۰ مریضوں کو مفت ادویات مہیا کی گئیں۔ ۴ بیکاروں کو ملازمت دلوائی۔ بعض ناداروں کو نقد امداد بھی دی گئی۔ جو کہ -/۴۱ روپے تک پہنچتی ہے۔ ایک ضرورت مند کو مکان تلاش کر کے دیا۔ کمزور سواریوں کیلئے گاڑی پر سوار ہوتے وقت امداد کی گئی۔ محلہ جات میں ٹھیکری پہرہ کا انتظام کیا گیا۔

نیز رمضان المبارک میں احباب کو سحری کے وقت جگانے کا انتظام کیا گیا۔

راولپنڈی: ہمیں خوشی ہے کہ اس مجلس کا بھی خدمت خلق کا کام نہایت اعلیٰ اور قابل تعریف ہے۔ یہ ایک معین پروگرام کے ماتحت خدا کی مخلوق کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو بحیثیت مجموعی اور ان خدام کو جو اس کار خیر میں حصہ لیتے ہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس نے ۱۵ من ½ ۱۵ سیر آٹا مستحقین میں تقسیم کیا۔ -/۱۱۷/۸ روپے نقد جمع کئے اور ناداروں، غریبوں اور ضرورتمندوں کی بروقت مالی امداد کی گئی۔ بعض لوگ اس قسم کی مالی امداد کے مستحق نہیں ہوتے لیکن اگر انہیں بروقت قرضہ حسنہ مہیا ہو جائے تو ان کی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ اس مجلس نے یہ موقعہ بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ متعدد مواقع پر ڈیڑھ سو روپے کا انتظام مختلف دوستوں کیلئے کیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مجلس نے ضرورتمندوں کی امداد کیلئے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ ردی مہیا کر کے ان سے لفافے بنوائے جاتے ہیں اور اس طرح ان کی جائز امداد کی جاتی ہے اور اس کے منافع سے مستحقین کی امداد کی

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۷ ½ سیر ردی اکٹھی کی گئی، ان سے ہزاروں لفافے تیار کر کے غرباء کی امداد کی گئی۔

حصول روزگار کی کوشش میں مجلس کا کام نمایاں ہے۔ ۳۷ افراد کیلئے روزگار تلاش کرنے کی کوشش کی گئی۔ جن میں سے ۱۰ کو روزگار دلانے میں کامیابی ہوئی۔

تیمار داری کے سلسلہ میں اگرچہ اعداد و شمار فراہم نہیں کئے جا سکے لیکن رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیمار داری کو پس پشت نہیں ڈالا گیا۔ ایسے ضرورت مند جو کہ کپڑوں کے محتاج تھے، ان کو کپڑے فراہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً گرم کوٹ، بوٹ، سویٹر اور کمبل دیئے گئے۔ متفرق طور پر مجلس کا مندرجہ ذیل کام نمایاں ہے:۔

۱۔ ایک غیر احمدی دوست کی شادی پر ان کے گھر پر بجلی کا انتظام کیا گیا۔
۲۔ مختلف مواقع پر مسافروں کو سامان کے سلسلہ میں امداد دی گئی۔
۳۔ میونسپلٹی کے ساتھ ہفتہ صفائی میں پوری امداد دی گئی۔
۴۔ گمشدہ اشیاء مالکوں کو پہنچائی گئیں۔
۵۔ فرسٹ ایڈ کی کلاس کا اجراء کیا گیا۔
۶۔ ایک یتیم طالب علم کی فیس معاف کرائی گئی۔
۷۔ ایک غیر احمدی دوست کیلئے ۵۵۰ c.c. خون فراہم کیا گیا۔

ہم مجلس راولپنڈی کو اس کامیاب پروگرام پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت دے۔ اور اپنے فضل سے ان کو قبول فرمائے۔

مجلس گنج (لاہور) اس مجلس نے شالامار روڈ پر برف کے پانی کی ایک سبیل لگائی۔ جس سے سینکڑوں راہگیروں نے فائدہ اٹھایا ۱۲۳ افراد کو مفت دوائی دی گئی۔

خانیوال و ملتان شہر: ان دونوں مجالس کا کام مریضوں کو مفت ادویہ پہنچانے کے سلسلہ میں نمایاں نظر آتا ہے۔

نصرت آباد: افراد کو مفت دوائی دی جاتی رہی۔ مسجد کی صفائی کا انتظام کیا گیا۔ ایک محتاج کو ۱/۸ روپے اور ۵ سیر گندم دی۔ اسی طرح ایک دوسرے محتاج کو ایک قمیص سے امداد کی گئی۔ ایک محتاج کو دو روپے دیئے گئے۔ مسافروں کو کھانا کھلایا جاتا رہا۔

نوشہرہ چھاؤنی: بعض لوگوں کی قرض سے امداد کی گئی۔ چار آدمیوں کو روزگار دلایا۔ ایک کنواں ٹھیک کرایا۔ ایک غریب طالب علم کو کتب مہیا کی گئیں۔ غرباء اور بے روزگاروں کی نقدی سے امداد کی گئی۔

احمد نگر: مسافروں کی امداد اور بیماروں کے علاج کی طرف اس مجلس نے توجہ کی۔

چک ۲۸ گوگھووال: ۴ بیکاروں کو مل میں ملازم کروایا اور بیماروں کی تیمار داری اور انہیں ادویات مہیا کی گئیں۔

سرگودہا۔ لائل پور۔ منٹگمری: ان مجالس نے بیکاروں کو ملازمت دلانے اور مریضوں کو ادویات مہیا کرنے میں کچھ کام کیا۔

ڈوگری گھمناں: بیماروں کی تیمار داری کا باقاعدہ انتظام ہے اور ایک مرتبہ موضع کمالہ میں ایک شخص کی بیماری پر ۱۷ اخدام نے اس کی پکی ہوئی فصل کو کاٹا اور اس کی حسب منشا اور ہدایت کے مطابق مناسب جگہ پر رکھوایا۔

ڈیرہ غازیخاں: امسال سیلاب کے دوران میں ڈیرہ غازیخاں کی مجلس نے جماعت کے ساتھ مل کر نہایت قابل رشک کام سرانجام دیا ہے۔ اس سے پہلے پندرہ بلاکوں میں جا کر حالات کا جائزہ لیا۔ دیکھنے سے معلوم ہوا کئی مکانات گر چکے ہیں۔ فیصلہ کیا گیا کہ ایک امدادی کیمپ کھولا جائے۔ اور یہ کام ایسے وقت میں شروع کیا گیا جب کہ مذہبی اور غیر مذہبی افراد اپنے گھروں اور اداروں کو بچانے کی فکر کر رہے تھے۔ سب سے پہلے شہر میں منادی کرائی گئی کہ جس شخص کو امداد کی ضرورت ہو۔ وہ جماعت احمدیہ کے کیمپ میں اطلاع کرے۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگوں کی درخواستیں موصول ہوگئیں۔ اور قائد صاحب کی نگرانی میں ۱۸ افراد مختلف بلاکوں میں امداد دینے کیلئے پہنچ گئے۔ ایک طویل فہرست ہے جس کو بخوف طوالت درج نہیں کیا جاتا، کہ جن لوگوں کی بے لوث خدمت کی گئی۔ اس کے علاوہ کئی من آٹا۔ چاول دالیں مستحقین میں تقسیم کی گئیں۔ سینکڑوں افراد کو مختلف اوقات میں کھانا کھلایا گیا۔ اور ابھی تک کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔

مگھیانہ جھنگ: اگرچہ اس شہر میں سیلاب سے کوئی نقصان نہ ہوا۔ لیکن مسلسل بارشوں کی وجہ سے کئی کچے اور نیم پختہ مکان گر گئے۔

ایک مکان میں دو شخص دب گئے۔ فوری طور پر خدام نے موقعہ پر پہنچ کر انہیں نکالا اور مالک مکان کی درخواست پر اس کے مکان کو دوبارہ تعمیر کرنے کیلئے وعدہ کر دیا۔ اگلے روز ۱۷ خدام موقعہ پر امداد کیلئے پہنچ گئے۔ اور نہایت محنت اور جانفشانی سے اس کا مکان تیار کر دیا۔ محلے کے لوگ اس والہانہ خدمت خلق سے بہت متاثر ہوئے۔ ایک دوسرے محلہ میں مکان کے گرنے کی اطلاع ملی۔ وہاں پر بھی خدام پہنچ گئے اور اس کو امداد کی پیشکش کی۔ وہ پہلے محلے میں دوسری جگہوں سے امداد کی درخواست کر کے مایوس ہو چکا تھا۔ ہماری پیشکش پر وہ بہت ممنون ہوا اور آبدیدہ ہو گیا۔

کوئٹہ: گذشتہ خوفناک زلزلہ کے دوران میں کوئٹہ اور اس کے گردونواح میں جو نقصان ہوا اس میں خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے نہایت فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے مصیبت زدگان کی امداد کا انتظام کیا۔ کئی بار سکیم پروگراموں کے ماتحت ملحقہ دیہات میں جاتے اور ان مستحقین کی امداد کرتے۔ ایسے لوگ جن کے مکانات کی تعمیر میں امداد کی گئی اکثر معذور اور محتاج تھے۔ جن کی امداد کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا۔ بعض اوقات خدام کی تعداد جو امدادی پارٹیوں کی صورت میں باہر جاتے تھے۔ پچاس کے قریب ہوتی تھی۔ نہ صرف خدام نے تعمیری کاموں میں امداد دی بلکہ ادویہ، پارچات۔ اشیاء خوردنی اور دیگر ضروریات سے بھی مدد کی۔ اور خدام الاحمدیہ کے اس نمونے نے دیکھنے والوں پر نمایاں اثر کیا۔ اس سلسلہ میں مجلس کراچی، سیالکوٹ اور راولپنڈی نے بھی ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے نہایت قیمتی مالی امداد دی۔ اس کیلئے مرکز اور مجلس کوئٹہ ان کی ممنون ہے۔

مرکز کی طرف سے ۲۰۰/- روپے اے۔ جی۔ جی کوئٹہ کو امداد زلزلہ کے سلسلہ میں بھجوائے۔ اور ۱۰۰/- روپے بھی کوئٹہ کو اس سلسلہ میں بھجوائے گئے۔ ۲۰۰/- روپے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کو بھجوائے گئے۔

ڈیرہ غازیخاں میں خوفناک سیلاب کے سلسلہ میں ۱۵۰/- روپے مجلس ڈیرہ غازی خاں کو بھجوائے گئے اسیطرح ایک مستحق دوست کی ۲۰/- روپے کی امداد کی گئی۔ ایک درد [illegible] بصورت ربوہ کے ایک ٹھیکیدار کے فوت ہو جانے پر مجلس مرکزیہ کی طرف سے اس کی بیوہ کو ۱۰/- روپے کی امداد کی گئی۔ مجلس ربوہ کی درخواست پر ایک مریض کو لاہور علاج کے سلسلہ میں بھجوانے کیلئے ۱۰/- روپے دیئے گئے۔

حالیہ سیلاب میں مجالس کی قابلِ رشک مساعی

اب ہم مغربی پاکستان کے حالیہ سیلاب کے سلسلہ میں مجالس کی قابلِ رشک مساعی کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں۔

جولائی اور اگست میں برسات اور برساتی نالوں نے جو تباہی بعض ضلعوں میں مچائی اس سے وہ تباہ شدہ، خانماں برباد لوگ ابھی دم نہ لے چکے تھے کہ ملک کا وسیع علاقہ ایک عدیم المثال تباہی خیز طوفان کی لپیٹ میں آگیا۔ جس سے لاکھوں افراد تباہ و برباد ہو گئے ہزاروں دیہات نیست و نابود ہو گئے۔ جو مالی نقصان پہنچا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس سیلاب سے زیادہ تر تباہی ضلع سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ لائل پور۔ منٹگمری۔ ملتان اور بہاولپور کے علاقوں میں آئی۔

جونہی یہ تباہی ملک میں آئی مرکز کی طرف سے فوری طور پر مجالس میں تحریک کی گئی کہ وہ خدمت خلق کے طور پر سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اپنے آپ کو منظم کرتے ہوئے ہر ممکن امداد کریں۔ اپنے طور پر بھی خدمت کریں اور حکومت کے افسران سے بھی رابطہ پیدا کریں۔ اس سلسلہ میں مرکز نے آنریبل وزیر اعظم پاکستان کی اپیل پر اپنی خدمات بذریعہ تار پیش کیں جس کو آنریبل وزیر اعظم اور گورنر

چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر علاقہ میں جہاں کہیں بھی سیلاب کا ریلا پہنچا وہاں کی ہر مجلس نے پوری تندہی سے کام شروع کر دیا۔ ادھر مرکز سے بھی مہتمم صاحب خدمت خلق کی زیر سرکردگی چالیس خدام کی پارٹی ضلع شیخوپورہ میں بھجوائی گئی اور تاحال وہ پارٹی نہایت جانفشانی سے کام کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر علاقہ میں اور ہر کیمپ میں کام کی رفتار نہایت ہی خوشکن ہے۔ اس کے علاوہ مرکز کی طرف سے یہ بھی تحریک کی گئی کہ وہ مجالس جو کہ اس قیامت خیز طوفان سے خدا کے فضل و کرم سے محفوظ رہی ہیں وہ بھی اس خدمت میں حصہ ضرور لیں۔ چونکہ سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلہ میں روپیہ۔ پارچات اور ادویہ کی صورت میں لیا جا سکتا ہے۔ نیز یہ بھی تحریک کی گئی کہ مجالس رضاکار بھی بھجوائیں اور ڈاکٹر اور ڈسپنسر بھی۔

نیز بعض مخیر اصحاب کے نام ذاتی طور پر بھی مرکز کی طرف سے خطوط لکھے گئے کہ وہ ذاتی طور پر اس میں امداد دیں۔

حالیہ سیلاب میں جن مجالس نے حصہ لیا اور جہاں جہاں ریلیف کیمپ جاری کئے ان کا مختصر سا ڈھانچہ حسب ذیل ہے۔

مجلس ربوہ جو کہ مرکزیہ مجلس کے زیر اہتمام ضلع شیخوپورہ میں کام کر رہی ہیں۔ اس سنٹر کے ۱۱ کیمپ حسب ذیل ہیں۔ جن میں تاحال کام جاری ہے

۱۔ حقہ ستار شاہ ۲۔ منڈھیالی ۳۔ نارنگ ۴۔ کالا خطائی ۵۔ بھچوٹ ۶۔ بربار ۷۔ مانگٹانوالہ ۸۔ شاہ مسکین۔ ۹۔ وسعد کہ منڈی ۱۰۔ پکھی آلہ ۱۱۔ تیجو کی بھیاں، یہ کیمپ اب بند ہو چکا ہے۔ آنبہ۔ (یہاں شکانہ صاحب کے خدام ہیں۔)

یہ سنٹر ہنڈ ۵۵ ۸ کو جاری کیا گیا۔ جس میں خدام نے سرکاری عملہ کے ساتھ ملکر کام کرنے کے علاوہ اپنے طور پر بھی منظم طور پر وسیع علاقہ میں کام کیا۔ اس وقت تک اس سنٹر کے ذریعہ ہزارہا لوگوں کو طبی امداد اور سینکڑوں کنوؤں کو صاف کر کے پوٹاسیم پرمنگنیٹ ڈالی گئی۔ کئی ہزار افراد کو کھانا کھلایا گیا اور اس طرح ہزاروں افراد میں خشک اشیاء خوردنی تقسیم کی گئیں۔ ہزارہا مسافروں کو پانی مہیا کیا گیا۔ اور ہزاروں کی تعداد میں پارچات اور بستر وغیرہ سیلاب زدگان میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ کیمپ کے خدام کی بیسیوں پارٹیاں سینکڑوں دیہات میں نہایت خطرناک اور دشوار گذار راستوں سے گذر کر اور بعض پانی میں تیر کر یا چل کر سیلاب زدگان کو طبی امداد اور خوراک وغیرہ مہیا کرتی رہیں۔ اور بعض کو محفوظ مقامات تک پہنچاتی رہیں۔ ہزارہا مسافروں کو پانی سے پار ہونے میں بھی امداد کی گئی۔

مجلس لاہور کی مساعی امداد سیلاب زدگان کا مختصر سا ڈھانچہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ۳۵۰ افراد کو پانی میں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔
۲۔ ۴۰ افراد کو ڈوبنے سے بچایا گیا۔
۳۔ ۱۱۷۰۰ افراد میں کھانا تقسیم کیا گیا۔
۴۔ ۷۹۰۰ سیلاب زدگان میں خشک اشیاء مثلاً دالیں۔ آٹا خشک دودھ۔ نمک۔ گھی۔ ماچس۔ صابن اور چائے تقسیم کی۔
۵۔ ۵۷۰۰ افراد کو ملیریا سے روک تھام کی ادویہ تقسیم کی گئیں اور ۸۰۰ افراد کو ٹیکے لگائے گئے۔
۶۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی امداد سے ۱۸۷ مستحق سیلاب زدگان میں کپڑے تقسیم کئے گئے۔
۷۔ مجلس ہذا کے خدام کی ایک پارٹی نے قصور کے علاقہ میں بارہ دیہات میں ریلیف کا کام کیا۔
۸۔ محکمہ سول ڈیفنس۔ پولیس اور فوج کے تعاون سے خدام نے مصیبت زدگان کی امداد کے علاوہ شہر میں صفائی میں حکومت کی امداد کی۔ ۳۰ خدام حکومت کے محکموں کو دیئے جاتے رہے۔
۹۔ جن علاقوں میں مجلس نے کام کیا ہے ان میں سے مصری شاہ۔ شاد باغ۔ سلطانپورہ۔ احاطہ تھانیدار۔ مڑہی شیر سنگھ۔ تاجپورہ۔ شاہدرہ۔ محمود بوٹی۔ بیگم کوٹ۔ ابوالخیر۔ کرشن نگر سنت نگر۔ راج گڑھ۔ اسلامیہ پارک۔ بھگت پورہ۔ چک ۴۶۔ درگئی گلی جدید۔ ڈیرہ عبداللہ۔ ڈیرہ سردار شاہ۔ کالا شاہ کاکو وغیرہ۔
۱۰۔ مجلس کے چار سنٹر اس وقت بھی امدادی کام کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ سیالکوٹ کی مجلس نے بھی نہایت وسیع پیمانے پر ریلیف کا کام شروع کیا۔ مورخہ [illegible] کو ایک احمدیہ ریلیف کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے ماتحت تقریباً دس سنٹروں میں کام کیا جاتا رہا۔ اور پانچ سنٹر تاحال جاری ہیں۔ چودہ پندرہ ہزار کی تعداد میں گرم اور سرد کپڑے فراہم کر کے سیلاب زدگان میں تقسیم کئے۔ اور چار پانچ ہزار افراد میں خوراک پکی ہوئی اور خشک اشیاء خوردنی تقسیم کئے گئے۔ سو سوا سو ٹکیہ صابن کی بھی تقسیم کی گئی۔ اس سنٹر کے ذریعہ خدام نے سینکڑوں دیہات کا دورہ سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے کیا۔ ہزاروں افراد کو طبی امداد مہیا کی۔ کئی کنوؤں میں دوائی ڈالی گئی۔ اس وقت تک تین کوالیفائڈ ڈاکٹر اور ایک فرسٹ گریڈ ڈسپنسر کام کر رہے ہیں۔ (مرکز کی طرف سے بھی ایک ہزار روپیہ نقد اور دو ڈسپنسر اور ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر بھی بھجوایا گیا) اور آٹھ معمار بھی ڈپٹی کمشنر صاحب کی خواہش پر مہیا کئے جن میں سے چار ربوہ سے لئے گئے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں مجلس بڈھی نے بھی بہت تندہی سے کام کیا۔ اس مجلس نے بھی پانچ چھ صد احباب کو پکی ہوئی اور خشک

خوراک مہیا کی اور اپنی مسجد احمدیہ میں پناہ دی۔ پچاس ساٹھ گھرانوں کو پانی سے نکال کر محفوظ جگہ پر پہنچایا گیا۔ کئی دوکانداروں کے سامانِ دکان کو محفوظ جگہوں تک پہنچایا۔ متعدد بستیوں میں پانی سے گھرے ہوئے لوگوں کو ایک کشتی بنا کر نکالا گیا۔ اور اونچی جگہوں میں پہنچایا گیا۔ اور ان میں تین دیگیں کھانے کی تقسیم کی گئی اور ایک صد روپیہ نقد بھی تقسیم کیا گیا

ضلع لائلپور : مجلس لائل پور نے کمالیہ اور پیر محل کے علاقہ میں اپنا ریلیف سنٹر قائم کیا اور مختلف دیہات میں پھر کر ادویہ، پکی ہوئی اور خشک اشیاء خوردنی، کپڑے سیلاب زدگان میں تقسیم کئے ایک باقاعدہ ڈسپنسری بھی کھولی ہوئی ہے۔ ہمارے خدام اپنے طور پر کام کرنے کے علاوہ سرکاری عملہ کی ہدایت پر بھی کام کر رہا ہے۔ مرکز سے ایک ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودہا اس سنٹر میں کام کرنے کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ اب تک سینکڑوں افراد میں مفت طبی امداد مہیا کی گئی۔ اور سینکڑوں کنوؤں کو خدام نے صاف کر کے ان میں پوٹاشیم پرمنگنیٹ ڈالی گئی اور بیسیوں دیہات میں ریلیف کا کام کیا۔

ضلع ملتان : مجلس خدام الاحمدیہ ملتان نے بھی اپنے ضلع میں سیلاب زدہ علاقہ میں پوری تندہی سے کام جاری کر دیا ہے۔ اور سیلاب زدہ لوگوں میں ادویہ اور اشیاء خوردنی تقسیم کی گئیں۔ نیز ایک ڈاکٹر صاحب نے مرکز کی تحریک کے مطابق اپنے آپ کو ریلیف کیلئے والنٹیر کیا اور ۱۸ر اکتوبر سے ۲۱؍۵۵ تک پندرہ دیہات میں ریلیف کا کام کیا۔ خشک اشیاء خوردنی ۱۵۰ افراد میں اور اڑھائی صد کے قریب افراد کو طبی امداد مہیا کی۔ ۲۵۰ پونڈ خشک اشیاء خوردنی محکمہ مفصلائی ریلیف کو پہنچایا اور ۴ کنستر تیل مٹی اور دیا سلائیاں تقسیم کیں۔

نیز ضلع ہذا میں مجالس چک ۱۷؍... اور پنڈی دیوا سنگھ نے بھی اپنے اپنے ہاں کام جاری کر دیا ہے۔ سینکڑوں پانی میں گھرے ہوئے افراد کو نکال کر اونچی جگہوں تک پہنچایا گیا۔ اور ان کی کھانے اور ادویہ سے امداد کی گئی۔

خانیوال کے خدام بھی نہایت مستعدی سے اپنے طور پر بھی کام کر رہے ہیں اور حکام کے ہدایات پر انکے ساتھ بھی تعاون کر رہے ہیں۔

ضلع منٹگمری : منٹگمری کی مجلس نے بھی سیلاب کے خطرہ کے پیش نظر ۱۵ خدام کی خدمات ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے پیش کیں۔ اس کے علاوہ اپنے طور پر بھی خدام نے کام شروع کر دیا۔ ۱۹۰ پونڈ خشک اشیاء خوردنی بھی تقسیم کی گئیں اور سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں کو جو کہ پانی میں گھرے ہوئے تھے انہیں نکال کر محفوظ جگہوں تک پہنچایا گیا۔

نیز اس ضلع کی مجلس اوکاڑہ نے بھی اپنے ہاں کافی کام کیا ہے۔ چھ سات دیہات میں سیلاب زدگان کی امداد کی اور اس وقت سات آٹھ سو مریضوں کو طبی امداد مہیا کی گئی۔ اور کھانے وغیرہ سے مدد کی گئی۔ خدام کی پارٹیاں اوکاڑہ سے باہر آٹھ آٹھ نو نو میل دور جا کر یہ کام کر رہی ہیں۔

نیز بعض جگہ مکانات کی تعمیر میں بھی امداد دی جا رہی ہے۔ اوکاڑہ سے دیپالپور روڈ پر پل کی تعمیر میں خدام نے بہت مدد دی۔

ان کے علاوہ بہت سی اور مجالس ہیں جہاں ریلیف کا کام نہایت تندہی سے ہو رہا ہے لیکن ان مجالس نے تاحال اپنی رپورٹیں ارسال نہیں کیں۔

نیز بعض ایسی مجالس نے بھی جہاں سیلاب نہیں آیا ریلیف میں حصہ لیا ہے۔ مثلاً مجلس **کراچی** نے ایک ہزار روپیہ نقد اور ایک ہزار سے زائد پارچات اور ادویہ (۲۰۰۰ پیوڈرین ... ۵ ٹیکہ سلفا میرازتین اور کچھ ٹیکے) بھی ارسال کیں۔ مجلس مردان نے پانچ والنٹیر کی پیشکش کی ہے۔ مجلس کوئٹہ نے ۲۰۰/- روپے ریلیف میں مجلس لاہور کو بھجوائے اور ایک صد روپیہ مرکز کو بھی۔

مجلس نوشہرہ نے ۱۲۲/- روپیہ اس فنڈ میں بھجوائے ہیں۔

مجلس ملتان نے جہاں اپنے ہاں بھی سیلاب زدگان کی امداد کا کام جاری رکھا ہوا ہے وہاں ایک ڈاکٹر کی خدمات مرکز کو بھی پیش کیں۔

مجلس سرگودہا : ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر ریلیف کا کام کر رہے ہیں۔ ...

مجلس چک ۱۱؍... چھور نے آٹھ صد کے قریب روپیہ اور ۴۸ بستر احمدیہ ریلیف سنٹر شیخوپورہ کو مہیا کئے اور ایک انصار ڈاکٹر ریلیف سنٹر میں کام کر رہے ہیں۔

سانگلہ ہل کی مجلس اور جماعت نے بھی نقدی اور بستر بھجوائے۔

مجلس چوہڑکانہ کے تین خدام شیخوپورہ ریلیف سنٹر میں کام کرتے رہے۔ ننکانہ صاحب کی مجلس آبہ کے کیمپ میں کام کر رہی ہے۔

جہلم کی مجلس نے کچھ نقدی اور کچھ پارچات اور ادویہ براہ راست

سیالکوٹ ریلیف کمیٹی کو بھجوائے۔ نیز کچھ خدام بھجوانیکا وعدہ کیا۔

نیز مجلس خدام الاحمدیہ محمود آباد جہلم نے بھی پارچات (گرم کوٹ۔ لحاف۔ دریاں۔ کھیس۔ توشک) احمدیہ ریلیف سنٹر کو بھجوانے کے لئے قائد صاحب مجلس جہلم کو حوالہ کئے۔

مجلس راولپنڈی: نے بھی ڈاکٹروں اور خدام کی پیشکش کی۔ دو ڈاکٹر ریلیف کے کام میں معروف رہے۔

خدمت خلق کی ان حقیر مساعی کے عرض کرنے کے بعد ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ باوجودیکہ گذشتہ سال شعبہ خدمت خلق کو وسیع اور منظم کرنے کیلئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر شوریٰ خدام الاحمدیہ ۵۴ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ خدمت خلق کا ایک ریزرو فنڈ قائم کیا جائے اور اس کے لئے ہر خادم کم از کم ایک آنہ ماہوار چندہ برائے ریزرو خدمت کیلئے لازمی دے۔ مگر مجالس نے اس اہم تحریک کی طرف پوری طرح دھیان نہیں دیا۔ اس ضمن میں متعدد دفعہ الفضل اور خالد میں مجالس کو توجہ دلائی گئی۔ مگر افسوس سال بھر میں صرف اس میں مجالس کی طرف سے ۶/۶/۵۸۹ کی وصولی ہوئی۔ حالانکہ اگر مجالس معمولی دھیان اور توجہ اس طرف دیتیں تو مذکورہ شرح کے مطابق یہ رقم تین ہزار سے تجاوز کر جاتی لیکن موجودہ وصولی سے اس کی کوئی نسبت ہی نہیں۔

مجلس مرکزیہ کی طرف سے مصیبت زدگان کی مدد کیلئے آج تک اڑھائی ہزار روپیہ سے زائد خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور ابھی کام پوری سرگرمی کے ساتھ جاری ہے۔ اور مجلس مرکزیہ پختہ عزم رکھتی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر ملک و قوم کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے ہوئے ستم رسیدہ عوام کی امداد و معاونت کا سلسلہ امکانی حد تک بہرحال قائم رکھے گی۔ اور ہمیں امید ہے کہ مجالس اپنی ذمہ داریوں کا فوری احساس فرمائیں گی۔ تاکم سے کم وقت میں خدمت خلق کا ایک معینہ ریزرو فنڈ جلد تر ہو جائے جو ملکی اور ملی تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کا ہمیشہ ہی ایک خاص ذریعہ ثابت ہو۔

والسلام

خاکسار حسن محمد خان عارف
مہتمم خدمت خلق

شعبہ ذہانت و صحت جسمانی:

دراصل اس شعبہ کی رپورٹ دوسرے شعبوں کی طرح نہیں دی جاسکتی۔ کیونکہ ورزش کا انتظام مجالس میں بحیثیت مجالس ممکن نہیں ویسے اپنے طور پر خدام ورزش مختلف کھیلوں کی صورت میں کرتے رہتے ہیں۔ مگر افسوس! مجالس اس صورت میں بھی رپورٹیں بہت کم بھجواتی ہیں تاہم سال رواں میں جن مجالس نے اس شعبہ سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے ان میں ربوہ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کراچی۔ پیرکوٹ ثانی۔ موہن کے۔ گنج مغلپورہ۔ محمود آباد۔ راولپنڈی شہر، کوئٹہ۔ احمد نگر اور نصرت آباد اسٹیٹ کی مجالس بھی قابل شکریہ ہیں کہ انہوں نے کسی حد تک اس شعبہ کی طرف اجتماعی حیثیت سے توجہ مبذول رکھی۔ سانگلہ ہل۔ پنڈی بھاگو۔ منٹگمری۔ چک ۳۲ کرنڈی۔ فورٹ عباس ظفر آباد اسٹیٹ کی طرف سے آمدہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان مقامات کے احمدی نوجوان انفرادی طور پر ذہانت اور صحت کے قیام و اضافہ میں سرگرم عمل رہے۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ جاری رہے اور ان کی مساعی قوم و ملک کیلئے باعث صد برکت و افتخار ثابت ہوں۔

محفوظ الرحمٰن
مہتمم ذہانت و صحت جسمانی

شعبہ وقار عمل:

یہ شعبہ ایک لمبے عرصہ تک بغیر کسی سکیم کے چلا آرہا تھا۔ تھوڑا عرصہ ہوا یہ شعبہ خاکسار کے سپرد ہوا اور خاکسار کیطرف سے سکیم پیش کر کے منظوری لی گئی۔ جس کے بعد الفضل میں اعلانات اور مجالس کی طرف سے ماہوار آمدہ رپورٹوں پر تبصرہ کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہی کہ وہ اس سلسلہ میں کس نہج اور اسلوب پر کام کریں۔ چنانچہ اب مجالس نے اس شعبہ کی طرف بھی خاص توجہ دینی شروع کر دی ہے۔ اس تعلق میں خصوصیت سے جس مجلس نے توجہ دی ہے وہ مجلس ربوہ ہے جس نے تھوڑے سے عرصہ میں متعدد اجتماعی وقار عمل منا کر راستوں کو درست کیا اور بارشوں کے پانی کے لئے نکاس بنایا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس نے بھی اپنے ہاں وقار عمل کی پیش کردہ سکیم پر عمل کرتے ہوئے غیر معمولی بیداری کا ثبوت دیا۔

راولپنڈی شہر۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ سرگودھا۔

شعبہ تجنید:

ابتداء میں یہ شعبہ مکرم میر مسعود احمد صاحب کے سپرد کیا گیا تھا اور خاکسار کے سپرد صرف شعبہ تنفیذ تھا۔ لیکن میر صاحب نے بعض مصروفیات کی بناء پر معذوری کا اظہار کیا۔ جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا۔ فروری ۱۹۵۵ء کے ابتداء میں خاکسار کو عارضی طور پر قائمقام مہتمم تجنید مقرر کیا گیا۔ بعدہٗ ۲۶/۴/۵۵ مہتمم تنفیذ کے بجائے مہتمم تجنید مقرر کر دیا گیا۔

شعبہ تجنید کی رپورٹ پیش خدمت ہے:۔

رکنیت خدام الاحمدیہ: اراکین خدام الاحمدیہ کی صحیح تعداد کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے اپنے حلقہ کے خدام کی تعداد کے بارہ میں کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ ان کی تعداد دونے کے لگ بھگ ہے۔ لیکن پھر بھی دفتر مرکزیہ کے ریکارڈ کی رو سے امسال خدام کی تعداد ۵۷۱۰ ہے جبکہ گزشتہ سال ۵۱۷۳ تھی۔

چونکہ ہر احمدی کیلئے جس کی عمر پندرہ سے چالیس سال تک ہے۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہونا لازمی ہے۔ اس لحاظ سے مذکورہ تعداد بہت کم ہے۔ ریکارڈ کو مکمل کرنے کیلئے کوشش جاری ہے۔ چنانچہ اسی لئے جملہ خدام سے فارم رکنیت پُر کروانا ضروری ہے تا صحیح رنگ میں تعداد اور دیگر کوائف کا علم ہوتا رہے۔ تقسیم ملک سے لیکر اکتوبر ۱۹۵۴ء تک صرف ۱۸۳۱ اراکین سے یہ فارم پُر کروائے جا سکے۔ امسال بھی ۸ ہزار فارم چھپوا کر جملہ مجالس کو پُر کروانے کی غرض سے بھجوائے گئے۔ اور ہدایت کی گئی کہ جلد از جلد ایسے تمام اراکین سے یہ فارم پُر کروا کے دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں جنہوں نے قبل ازیں کسی مجلس میں پُر نہ کئے ہوں۔ اس وقت تک ۲۵۰ پُرشدہ فارم موصول ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ اس ماہ کے آخر تک مزید اڑھائی تین سو فارم پہنچ جائیں گے۔

تنظیم: خدام الاحمدیہ کی حزب وار تنظیم کے بارہ میں جملہ مجالس کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے ہاں تمام اراکین کی اس طور پر حزب وار تنظیم کریں کہ کوئی خادم اس سے باہر نہ رہے۔ اور اس کی ایک COPY دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں تا ریکارڈ رہے۔ اس سلسلہ میں جملہ مجالس کو دو مرتبہ سرکلر بھجوائے گئے۔ الفضل اور رسالہ خالد میں متعدد بار اعلان کروائے گئے لیکن صرف چند مجالس کی طرف سے اس قسم کی تنظیم کرنے کی اطلاع ملی ہے جن کے اسماء یہ ہیں:۔

مجلس ربوہ۔ چنیوٹ۔ ملتان شہر۔ ڈگری احمدیاں۔ کوٹو اور خوشاب

تجنید کا ریکارڈ: شعبہ تجنید کا ریکارڈ باقاعدہ اور مکمل رکھنے کیلئے تمام مجالس کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے ہاں ایک رجسٹر رکھیں جس میں جملہ خدام کے اسماء معہ کوائف درج ہوں۔ وقتاً فوقتاً جو نئے اراکین آپ کی مجلس میں شامل ہوں ان کے اسماء اس رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ اور جو کسی اور مجلس میں چلے جائیں ان کا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا جائے اور ہر دو صورتوں میں مرکز کو بھی اطلاع دیجائے تا ریکارڈ درست رکھا جا سکے۔ اس سلسلہ میں جملہ مجالس کو خطوط، الفضل اور رسالہ خالد کے ذریعہ تاکید کی گئی کہ وہ اس قسم کا رجسٹر ضرور تیار رکھیں۔ چنانچہ کافی مجالس کی طرف اس قسم کے رجسٹر کے تیار رکھے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

مجالس خدام الاحمدیہ: اکتوبر ۱۹۵۴ء تک ۲۹۴ مجالس قائم تھیں۔ دوران سال میں نئی مجالس کے قیام کی پوری کوشش کی گئی۔ بعض قائدین کو لکھا گیا انسپکٹر صاحبان کے ذریعہ کوشش کی گئی۔ ان سے نئی مجالس کے قیام میں بہت مدد ملی۔ چنانچہ امسال مندرجہ ذیل ۲۳ نئی مجالس قائم ہوئیں:۔

۱۔ ضلع گجرات: تنہال۔ بلانی۔ ہیلاں۔ رجوعہ۔ نصیرہ۔ پنڈی لالہ۔ مرالہ کالرہ دیوان سنگھ۔
۲۔ " شیخوپورہ: آہنہ
۳۔ ضلع لائل پور: چک ۶۵۴ گ۔ب
۴۔ " جھنگ: ڈاور
۵۔ " سرگودھا: قائد آباد
۶۔ " پشاور: بارہ برج
۷۔ صوبہ بلوچستان: فورٹ سنڈیمن
۸۔ " سیالکوٹ: ٹھٹھہ کرم سنگھ۔ بمب احمد یار۔ ڈیریانوالہ۔ ککیوہ باجوہ۔ چوہڑ منڈا۔ ہنڈی پور۔ رعیا ٹبہ حیار ترسکہ۔ سیانوالی۔ ببانوالہ۔ کھوپال والہ۔ کھتووالی

صوبہ سندھ: مالیر کینٹ۔ دادو۔ رادھن۔ گوٹھ چوہدری اکرم گوٹھ امام بخش۔ اور گوٹھ حاجی قمر دین۔

اور بعض مجالس کو بند کرنا پڑا جن کے اسماء یہ ہیں:۔

[illegible] پور: تاندلیانوالہ۔ چک ۱۴۶ کھیوہ۔ چک ۱۱۷ گ۔ب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
" جھنگ: فضل عمر ہوسٹل

صوبہ سندھ: ٹانگو شاہ - چھنڈ گدام - شاہانی پارہ

گزشتہ سال مجالس کی تعداد ۴۲۹

دوران سال میں نئی قائم ہونیوالی مجالس ۲۷

" " بند " " ۸

موجودہ کل مجالس ۴۴۸

چارٹ سالانہ ترقی: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو دی جانیوالی الوداعی پارٹی میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ خدام کی ترقی کا ایک مکمل چارٹ بنایا جائے۔ جسمیں یہ ظاہر کیا جائے کہ گزشتہ سال ہماری مجالس کی کل تعداد کتنی تھی۔ اور ہمارے اراکین کی تعداد کتنی تھی اور اس سال کتنی ہے۔ تا معلوم ہو سکے ہمارا قدم ترقی کیطرف جا رہا ہے یا تنزل کی طرف۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کیمطابق ایک چارٹ تیار کیا گیا جو حسب ذیل کوائف پر مشتمل ہے:-

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد	۵۲-۵۳ء بجٹ سالانہ	وصولی	چندہ اجتماع	وصولی	تعداد
۱	-	-	-	-	-	-	-

۵۳-۵۴ء بجٹ سالانہ	وصولی	چندہ اجتماع	وصولی	تعداد	۵۴-۵۵ء بجٹ سالانہ	وصولی	چندہ اجتماع	وصولی

چارٹ کے مجوزہ کوائف کی تفصیلات کے حصول کے لئے جملہ مجالس کو ایک سرکلر لیٹر بھیجا گیا اور ہدایت کی گئی کہ چارٹ کے مطلوبہ کوائف کی خانہ پری کر کے واپس دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں تا مجموعی چارٹ آسانی سے تیار کیا جا سکے۔ رسالہ خالد اور الفضل میں بھی متعدد بار اعلان کئے گئے لیکن صرف ۲۵ مجالس کی طرف سے چارٹ کے مطلوبہ کوائف موصول ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ چارٹ دفتر مرکزیہ کے ریکارڈ کو مدنظر رکھتے ہوئے اور انسپکٹر صاحبان کی مدد سے بنایا گیا ہے۔

نیز تمام مجالس کو بھی ہدایت کی گئی کہ وہ بھی اپنے ہاں مقامی طور پر اس قسم کا چارٹ تیار کر کے اپنے مقامی دفتر میں آویزاں کریں تا ترقی وغیرہ کا موازنہ ہوتا رہے۔

مجالس کی بیداری: مجالس کو بیدار اور مستعد کرنے کیلئے باقاعدہ کوشش کیجاتی رہی۔ چنانچہ اس غرض کیلئے خطوط لکھے گئے۔ الفضل اور رسالہ خالد میں متعدد بار ہدایات اور اعلانات شائع کروائے گئے۔ انسپکٹر صاحبان کے ذریعہ مجالس کو بیدار کرنیکی کوشش کی گئی۔ اور یہ طریق بہت ہی مفید ثابت ہوا۔

امسال شعبہ تجنید کی طرف سے رسالہ خالد اور الفضل کے اعلانات کے علاوہ قریباً ۱۳۰۰ چٹھیاں لکھی گئیں لیکن پھر بھی یہ امر قابل افسوس ہے کہ اکثر مجالس کی طرف سے اس سلسلہ میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہاں پر کچھ کام ہو رہا ہے یا نہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو بہترین رنگ میں خدمت دین کرنے اور اپنے فرائض کما حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام - قریشی نور الحق تنویر

مہتمم تجنید، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ عمومی:

اس شعبہ کے سپرد صدر صاحب و نائب صدر صاحب کے احکامات کی تعمیل ہے۔ تعمیل کرنے کی پوری کوشش کی جاتی رہی۔

والسلام

خاکسار غلام یسین

مہتمم عمومی

رپورٹ شعبہ مال برائے سال ۵۴-۵۵ء

۱- ۳۸۰ مجالس کو پہلی سہ ماہی کا بقایا مطابق بجٹ بھجوانے کے لئے خطوط لکھے گئے۔

۲- رجسٹر تدریجی بجٹ میں ہر ماہ کے اختتام پر مطابق بجٹ حصہ مرکز اور آمد درج کر کے بقایا کا اندراج کیا جاتا رہا۔

۳- ۷۰ مجالس سے ختم شدہ ۸۷ رسیدبکیں واپس موصول ہوئیں اور ۶۶ مجالس کو نئی رسید بکیں بھجوائی گئیں۔

۴- بجٹ برائے سال ۵۴-۵۵ء ۴۲۹/۴۲۸ اور سال ۵۵-۵۶ء ۹۵/۴۴۶ موصول ہوئے۔ اکثر نے بجٹ بھجوانے کے لئے لکھا گیا۔

۵- بجٹ برائے سال ۵۵-۵۶ء تیار کیا گیا۔

۶- آمدہ چندہ جات مجلس بذریعہ درجہ جات انسپکٹران و براہ راست مجالس کی وصولی کی گئی اور پوسٹنگ کی گئی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام	چندہ مجلس	سالانہ اجتماع	تعمیر دفتر	خدمت خلق	حج فنڈ	عطیہ امانت	رسالہ خالد	قیمت بیجز	میزان
۱	مکرم عنایت اللہ صاحب	1541/11/9	671/5/-	138/3/-	155/5/-	9/-	69/12/-	257/10/-	-	2842/13/9
	" جلسہ سالانہ	-	-	-	-	-	188/6/6	-	-	188/6/6
۲	بذریعہ سلطان صاحب بخت	982/9/9	556/13/6	83/10/6	135/8/-	66/-	7/4/-	198/13/-	15/-	2045/10/9
	"	-	-	-	-	-	12/8/-	-	-	12/8/-
۳	بذریعہ مجالس	7040/7/6	3659/2/6	162/8/9	1419/15/6	528/-	77/9/6	2826/5/-	34/9/-	15747/9/9
۴	میزان کل	9564/13/-	4887/5/-	384/6/3	1709/13/6	603/8/-	355/8/-	3282/12/-	49/9/-	20837/1/9

سال رواں میں مجلس کی مختلف مدات میں آمد و خرچ کا گوشوارہ درج ذیل ہے :-

نام امانت	رقم موجودہ 31/10/54	آمد سال رواں تا 31/10/55	میزان کل آمد	خرچ	بقایا 31/10/55
چندہ مجلس	1435/10/6	9564/13/-	11000/7/6	10362/14/6	637/9/-
سالانہ اجتماع	61/-/9	4887/5/-	4958/5/9	3882/6/9	1065/15/-
تعمیر دفتر	3398/14/6	1417/-/3	4815/14/9	4550/5/-	265/9/9
رسالہ خالد	60/7/6	3282/12/-	3343/3/6	3173/6/6	169/13/-
روئنگ کلب	13/7/-	807/12/-	820/12/-	722/8/-	98/4/-
عطایا	15/5/6	355/8/-	370/13/6	[illegible]4/13/9	145/15/9
ریزرو خدمت خلق	—	2709/12/6	2709/12/6	1800/-/1/-	909/12/6

بقیہ صفحہ ۳۸ : (امدادی خرچ)

۹- سیالکوٹ امداد سیلاب زدگان ... ۵۰۰ — ۰ — ۰

۱۰- متفرق ... ۱۵۱ — ۰ — ۰

۱۱- مجلس ۵۸ ۳ ضلع لائل پور ... ۲۰ — ۰ — ۰

۱۲- تاریں ... ۲۰ — ۰ — ۰

میزان ۲۳۲۱ — ۰ — ۰

اضافہ جات : سال رواں میں بعض مدات میں چونکہ منظور شدہ بجٹ سے زیادہ خرچ کرنا پڑا ہے ۔ جس کیلئے کوشش یہی کی گئی ہے کہ مختلف مدات سے اندرونی طور پر تبدیلی کرلیجائے ۔ تا مجموعی بجٹ پر اثر نہ پڑے ۔ چنانچہ ذیل میں مختلف مدات کا گوشوارہ دیا جاتا ہے ۔ اس میں اضافہ جات کی رقم بھی دکھائی گئی ہے ۔

شمار	نام مد	منظور شدہ بجٹ	اضافہ	اصل خرچ ۱۵ اکتوبر ۵۵ء تک	بقایا
۱	تجنید	—	۶۰	۵۹ — ۱۰ — ۰	۵ — ۶ — ۰
۲	عمومی	—	۳۰	—	۳۰ — ۰ — ۰
۳	سفرخرچ	۱۵۰۰	۱۶۲۵	۱۶۲۲ — ۱۱ — ۶	۲ — ۴ — ۶
۴	تربیت واصلاح	۲۵	۲۵	۱۰ — ۰ — ۰	۱۵ — ۰ — ۰
۵	سٹیشنری	۲۲۵	۳۲۵	۳۲۳ — ۰ — ۶	۱ — ۱۵ — ۶
۶	ڈاک	۴۰۰	۴۸۰	۴۷۶ — ۵ — ۶	۳ — ۱۰ — ۶
۷	اشاعت	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰ — ۰ — ۰	—
۸	تیاری سامان ومرمت	۵۰	۸۰	۷۹ — ۳ — ۰	۰ — ۱۳ — ۰
۹	متفرق	۱۱۵	۱۸۱	۱۸۰ — ۲ — ۳	۰ — ۱۳ — ۹
۱۰	ہنگامی اخراجات	۱۶۲	۲۴۲	۲۱۳ — ۲ — ۶	۲۸ — ۱۳ — ۶
۱۱	جلسہ سالانہ	۵۰	۵۰	۴۰ — ۱۲ — ۰	۹ — ۳ — ۰
۱۲	مرمت دفتر وکوارٹر	۱۰۰	۱۰۰	۶۱ — ۷ — ۰	۳۸ — ۹ — ۰
۱۳	مہمان نوازی	۵۰	۱۰۵	۸۶ — ۲ — ۶	۱۸ — ۱۳ — ۶
۱۴	اخراجات دورہ جات نائب صدران	۵۰۰	۲۳۰	۶۰ — ۹ — ۶	۱۶۹ — ۶ — ۶
۱۵	وقار عمل	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰ — ۰ — ۰	—
۱۶	خدمت خلق	۲۱۰	۲۱۰	۵۶ — ۱۲ — ۰	۱۵۳ — ۴ — ۰
۱۷	تعلیم	۵۰	۵۰	۴۶ — ۱۰ — ۰	۳ — ۶ — ۰
۱۸	ذہانت وصحت جسمانی	۲۰۰	۳۵۰	۳۴۹ — ۰ — ۶	۰ — ۱۵ — ۶
۱۹	مال	۲۳۵	۲۳۵	۲۳۳ — ۱۱ — ۰	۱ — ۵ — ۰
۲۰	ارشاد واصلاح	۵۰	۵۰	۴۱ — ۱۴ — ۰	۸ — ۲ — ۰
	میزان	۴۲۷۲	۴۸۷۸	۴۳۹۱ — ۲ — ۹	۴۸۶ — ۱۳ — ۳

امدادی خرچ : ذیل میں ان رقوم کا اندراج کیا جاتا ہے جو مجلس مرکزیہ کی طرف سے مختلف اوقات میں مصیبت زدگان کی امداد کیلئے دوسرے اداروں کو بھجوائی گئیں یا مجلس کیطرف سے خرچ کی گئیں :-

۱۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو زلزلہ زدگان کی امداد کیلئے ۲۰۰ — ۰ — ۰

۲۔ قائد خدام الاحمدیہ کوئٹہ " " ۱۰۰ — ۰ — ۰

۳۔ ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ کو سیلاب زدگان مشرقی پاکستان " ۲۰۰ — ۰ — ۰

۴۔ مرکزی دفتر کے اخراجات کیلئے جو شیخوپورہ میں متعین کیا گیا ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۴۰۰

۵۔ ۵۰۰ روپے صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے سیلاب زدگان کی امداد کیلئے موصول ہوئے جسے ضلع شیخوپورہ کے کیمپ کو بھجوایا گیا۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۰۰

۶۔ ڈیرہ غازیخاں برائے سیلاب ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵۰

۷۔ ایک غریب کی امداد ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰

۸۔ کوئٹہ بسلسلہ امداد زلزلہ زدگان آمدہ از مجلس راولپنڈی ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵۰

(باقی بر صفحہ ۳۶)

۸۰ فیصدی یا اس سے زیادہ چندہ ادا کرنے والی مجالس کی فہرست

ذیل میں ان خوش نصیب اور قابل فخر مجالس کی فہرست درج کیجاتی ہے۔ جنہوں نے سال رواں کے بجٹ کا ۸۰ فیصد یا اس سے زیادہ حصہ ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی کو قبول فرمائے اور انہیں بیش از بیش خدمات بجا لانیکی توفیق دے۔

۱۔ لالیاں ضلع جھنگ
۲۔ چک ۸۹ رتن ضلع لائل پور
۳۔ " ۲۷ کلاں
۴۔ " ۲۷۵ کرتار پور
۵۔ " ۲۹۶ ج۔ب
۶۔ چاہ کمہار والا ضلع ڈیرہ غازیخاں
۷۔ گوجرخاں
۸۔ کیمبل پور
۹۔ چک ۶۵/ف ریاست بہاولپور
۱۰۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ
۱۱۔ چک ۹۸ ش ضلع سرگودھا (شمالی؟)
۱۲۔ " ۳۵ جنوبی "
۱۳۔ خوشاب "
۱۴۔ چک ۹۹ ش "
۱۵۔ بڈھیمی ضلع سیالکوٹ
۱۶۔ پنڈی بھاگو "
۱۷۔ ظفروال "
۱۸۔ چوہڑ چک ضلع شیخوپورہ
۱۹۔ سانگلہ ہل "
۲۰۔ کھاریاں ضلع گجرات
۲۱۔ بھلہ ضلع گجرات
۲۲۔ منڈی بہاؤالدین "
۲۳۔ موہن ضلع گوجرانوالہ
۲۴۔ بوریوالہ ضلع ملتان
۲۵۔ خانیوال "
۲۶۔ دنیا پور "
۲۷۔ دہاڑی "
۲۸۔ چک ۲۲/8-L "
۲۹۔ حسن پور "
۳۰۔ نصرت آباد سندھ
۳۱۔ کوٹ احمدیاں "
۳۲۔ روہڑی "
۳۳۔ ڈگری "
۳۴۔ نسیم آباد "
۳۵۔ باندھی "
۳۶۔ کوٹ عبد اللہ "
۳۷۔ ظفر آباد لونی "
۳۸۔ طالب آباد "
۳۹۔ نوکوٹ شہر "
۴۰۔ گوٹھ نور محمد "
۴۱۔ بھائی پور سندھ
۴۲۔ کوٹ مولا بخش "
۴۳۔ ٹنڈو الہ یار "
۴۴۔ گوٹھ حاجی قمر الدین "
۴۵۔ پنڈی بلانہ ضلع گجرات
۴۶۔ مرالہ "
۴۷۔ سیالکوٹ شہر "
۴۸۔ پسرور "

نادہند مجالس :

افسوس! اس وقت تک مجالس کی ایک معقول تعداد ایسی ہے جن کی طرف سے ان کا چندہ یا تو بالکل ہی نہیں آرہا۔ یا بہت کم آرہا ہے۔ اور ان میں ایک بڑی تعداد ایسی مجالس کی ہے جنکی طرف سے کئی سال سے بجٹ تک نہیں آیا۔ آپ خود اندازہ کرلیں کہ ہم کس حد تک اپنے مقاصد میں پورے اتر رہے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی تھی کہ ہم جماعتی کاموں میں ایک طرح کی چستی پیدا کریں۔ مثلاً اگر کسی مقام کے سیکرٹری مال سست ہیں، عمر کے تقاضا کی وجہ سے زیادہ چستی سے کام نہیں کرسکتے تو ہم چندوں کی وصولی میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور خود چندے وصول کرکے انہیں پہنچائیں جماعت کے کاموں کو سہولت سے چلانے کیلئے یہ نہایت ضروری مقصد تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم خود اپنی مجلس کے چندے بھی بروقت وصول نہیں کرسکتے۔ اور نہیں کرتے۔ تو ہم نے دوسروں کی کیا مدد کرنی ہے۔ پس ہمیں دیکھنا چاہیئے اور جائزہ لینا چاہیئے کہ ہم اپنے اصل مقصد سے کہیں دور تو نہیں جارہے۔ کیا ہم اپنے فرائض کو صحیح رنگ میں ادا کر رہے ہیں۔ چندوں کی بروقت وصولی مرکز کے کام کو بہت حد تک ہلکا کر دیتی ہے۔ متوقع بجٹ کے مطابق مرکز نے کئی قسم کی سکیمیں بنانی ہوتی ہیں۔ اگر روپیہ موجود ہو، یا توقع ہو کہ بروقت آجائیگا تو کام کو جاری رکھا جاسکتا ہے۔ ورنہ محض نادہند مجالس کے اراکین کی غفلت کی وجہ سے سارے کام کو مجموعی حیثیت سے نقصان پہنچتا ہے۔

پس ہمیں بیدار ہونا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ مرکز کے ہاتھ اتنے مضبوط ہوسکیں کہ وقت پڑنے پر وہ بڑے سے بڑا قدم اٹھانے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے۔ اگر آپ احباب تھوڑی سی بھی توجہ دیں تو ہمارے کاموں میں بہت زیادہ بیداری پیدا ہوجائیگی۔ اور آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ مجلس کے ذمہ دار کارکن کسطرح اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں۔

ذیل میں ان مجالس کی صرف فہرست دی جاتی ہے جن کی طرف سے یا تو بجٹ ہی نہیں آیا۔ اور اگر بجٹ آیا ہے تو چندوں کی وصولی کی رفتار بہت ہی کم ہے :—

شورکوٹ ضلع جھنگ
۲۔ جھنگ شہر
۳۔ ڈاور
۴۔ چک ۱۰۹ نزائن گڑھ ضلع لائل پور
۵۔ ،، ۵۶۵
۶۔ ،، ۳۳۲ دھن پور
۷۔ ،، ۲۰۹ لودھی ننگل
۸۔ ،، ۲۴۳ کلیان پور
۹۔ ،، ۱۱۲ گ۔ب کلاں
۱۰۔ ،، ۱۹۵ جنڈانوالہ
۱۱۔ ،، ۵۵۹ احمد آباد
۱۲۔ سمندری
۱۳۔ چک ۳/۱۵ ہکرہ ۱
۱۴۔ ،، ۳۱۲ کھوڈوالی
۱۵۔ ،، ۲۱۹ ہوکیانوالہ
۱۶۔ ،، ۵۶ گ۔ب
۱۷۔ ،، ۷۶ ،،
۱۸۔ ،، ۶۸ لیلاں
۱۹۔ ،، ۲/۱۹ گنڈاسنگھ
۲۰۔ ،، ۳۰ فیض پور
۲۱۔ ،، ۵۰ سٹھیالہ
۲۲۔ ،، ۲۷۸ شیرکا
۲۳۔ ،، ۴۰ گ۔ب
۲۴۔ ،، ۳۶ ،،
۲۵۔ ،، ۷۰ ،،
۲۶۔ ،، ۱۰۹ روڈا
۲۷۔ ،، ۶۳۶ کھٹھڑ کالو
۲۸۔ ،، ۶۹ گھسیٹ پورہ
۲۹۔ ،، ۵۶ گ۔ب
۳۰۔ ،، ۱۹۲ لاٹھیانوالہ
۳۲۔ چک ۲۵۴ قادرآباد
۳۳۔ کمالیہ
۳۴۔ چک ۱۴۲ گ۔ب
۳۵۔ ،، ۳۸۸ گ۔ب
۳۶۔ ،، ۲۰۰ ،،
۳۷۔ ،، ۴۶۸ ،،
۳۸۔ ،، ۴۶۹ ،،
۳۹۔ ،، ۵۲ ،،
۴۰۔ ،، ۲۸۷ بلاشور
۴۱۔ ،، ۳۰۰ ج۔ب
۴۲۔ ،، ۹۶ ج۔ب
۴۳۔ چک جھمرہ
۴۴۔ ،، ۶۴۴ گ۔ب
۴۵۔ ،، ۹۴ گ۔ب
۴۶۔ ،، ۶۰ R.B.
۴۷۔ ،، ۹۴ لکا آنا
۴۸۔ ،، ۲۶۱ R.B.
۴۹۔ ،، ۸۶ ج۔ب
۵۰۔ ،، ۶۵۴ گ۔ب
۵۱۔ پنڈدادنخاں ضلع جہلم
۵۲۔ ددلمیال
۵۳۔ کھیوڑہ
۵۴۔ ترکی
۵۵۔ ڈیرہ غازیخاں
۵۶۔ بیٹ چین والہ
۵۷۔ بستی مندرانی
۵۸۔ بستی رنداں
۵۹۔ بستی سرہانی
۶۰۔ گل گھوٹو
۶۱۔ چاہ اسماعیل والہ
۶۳۔ شادن لنڈ
۶۴۔ کہوٹہ ضلع راولپنڈی
۶۵۔ چنگا بنگیال
۶۶۔ پچنند ضلع اٹک
۶۷۔ حسن ابدال
۶۸۔ کسراں
۶۹۔ بھکر ضلع میانوالی
۷۰۔ ڈیرہ اسماعیل خاں
۷۱۔ فورٹ سنڈیمن (بلوچستان)
۷۲۔ اوچ شریف ریاست بہاولپور
۷۳۔ چک ۴۲
۷۴۔ ،، ۹ فورڈ
۷۵۔ ،، ۱۶۰ مراد
۷۶۔ ،، ۱۸۳ ،،
۷۷۔ ،، ۱۶۶ ،،
۷۸۔ ،، ۱۴۱ ،،
۷۹۔ ،، ۱۶۹ ،،
۸۰۔ بہاولپور
۸۱۔ چک ۱۶۸ مراد
۸۲۔ بہاولنگر
۸۳۔ چک ۱۹۱ 7.R
۸۴۔ ،، ۱۸۴ ،،
۸۵۔ ،، ۲۳۳ 9.R
۸۶۔ ،، ۲۱۳ ،،
۸۷۔ ،، ۱۰۲ 6.R
۸۸۔ ،، ۱۶۹ 7.R
۸۹۔ ،، ۳۲۷ H.R
۹۰۔ ،، ۵۵ 9.R
۹۱۔ ،، ۷۶ ،،
۹۲۔ ،، ۱۵۲ 2.L
۹۴۔ چک ۱۶۰ 7.R
۹۵۔ ،، ۱۰۳ 6.R
۹۶۔ بستی بابا جھنڈا
۹۷۔ بستی عبداللہ
۹۸۔ خانپور
۹۹۔ چک ۱۳۲
۱۰۰۔ ،، ۱۳۰ پ کوٹ فرزند علی
۱۰۱۔ ،، ۱۰۶ P
۱۰۲۔ ،، ۲ N.P.
۱۰۳۔ رحیم یارخان
۱۰۴۔ مظفرگڑھ
۱۰۵۔ شیر سلطان
۱۰۶۔ تبوتی
۱۰۷۔ بیٹ قائم شاہ
۱۰۸۔ بھیرہ ضلع سرگودھا
۱۰۹۔ بھابڑہ
۱۱۰۔ چک ۳۳ جنوبی
۱۱۱۔ ،، ۶۶ ،،
۱۱۲۔ ،، ۳۸ ،،
۱۱۳۔ تخت ہزارہ
۱۱۴۔ چک ۴۴ جنوبی
۱۱۵۔ ،، ۷۱ ،،
۱۱۶۔ گھوگیاٹ
۱۱۷۔ چک ۳۴ جنوبی
۱۱۸۔ کوٹ مومن
۱۱۹۔ بھاں امیدادرک
۱۲۰۔ بھاں جویا
۱۲۱۔ مٹھا ٹوانہ
۱۲۲۔ ادرحمہ
۱۲۳۔ نصیرپور خورد
۱۲۵۔ ہجن
۱۲۶۔ چک ۹۸ جنوبی
۱۲۷۔ ،، ۳۹ ڈی۔بی
۱۲۸۔ ،، ۴۳ جنوبی
۱۲۹۔ قائدآباد
۱۳۰۔ سیالکوٹ چھاؤنی
۱۳۱۔ بھڈال
۱۳۲۔ پیرو چک
۱۳۳۔ چونڈہ
۱۳۴۔ کوٹ کرم بخش
۱۳۵۔ گوہد پور
۱۳۶۔ داتا زید کا
۱۳۷۔ ننگل چاگریاں
۱۳۸۔ ڈسکہ
۱۳۹۔ پسرور
۱۴۰۔ گھٹیالیاں
۱۴۱۔ کلاسوالہ
۱۴۲۔ نارووال
۱۴۳۔ قلعہ صوبہ سنگھ
۱۴۴۔ بہلول پور
۱۴۵۔ کبہوٹی
۱۴۶۔ بھڑتانوالہ
۱۴۷۔ ددگانوالی
۱۴۸۔ لیانوالہ
۱۴۹۔ کنجروڑ
۱۵۰۔ جھنڈو ساہی
۱۵۱۔ جھنڈا احربیاں
۱۵۲۔ عزیزپور ڈوگری
۱۵۳۔ موسے والہ
۱۵۴۔ گھوئنیاں کلاں
۱۵۵۔ ڈوگری گھمناں

١٥١ - نانو کے بھگت	١٧٩ - نانو ڈوگر	٢٠٢ - منڈیالہ وڑائچ	٢٢٥ حدا گوگیرہ	٢٤٨ - مسعود آباد
١٥٧ - کوٹ آغا	١٨٠ - چک ۵ رتیاں	٢٠٣ - پنڈی بھٹیاں	٢٢٦ - بیچی دلنی	٢٤٩ - گوٹھ علی محمد
١٥٨ - بھاگو وال	١٨١ - ۰ ۰ ٣	٢٠٤ - فیروز والہ	٢٢٧ - چک ٣٠ م - ١١	٢٥٠ - ۰ امام بخش
١٥٨ - ٹھرڈہ	١٨٢ - سعداللہ پور ضلع گجرات	٢٠٥ - تونڈی کھوروالی	٢٢٨ - ملتان چھاؤنی	٢٥١ - شیخ محمدی (سرحد)
١٦٠ - گھنوکے ججہ	١٨٣ - شیخ پور	٢٠٦ - پریم کوٹ	٢٢٩ - لودھراں	٢٥٢ - مانسہرہ
١٦١ - سمبڑیال	١٨٤ - نسیخ پور	٢٠٧ - بھاگا بھٹیاں	٢٣٠ - دنیاپور	٢٥٣ - ڈھاکہ (مشرقی پاکستان)
١٦٢ - کورڈ وال	١٨٥ - دیونا ماجرہ	٢٠٨ - نوجیاں والہ	٢٣١ - چک ٩١ محمود آباد	٢٥٤ - رنگپور
١٦٤ - شیخوپورہ	١٨٦ - ٹھٹے	٢٠٩ - اکال گڑھ	٢٣٢ - ۰ ٣٣٥ ای۔ بی	٢٥٥ - شام پور
١٦٤ - پنڈی چری	١٨٧ - سدھکے	٢١٠ - پیر کوٹ اول	٢٣٣ - احمدیہ والہ	٢٥٦ - رام پور
١٦٥ - شاہدرہ	١٨٨ - شادیوال خورد	٢١١ - قیام پور	٢٣٤ - جبہ الائیں	٢٥٧ - برہمن بڑیہ
١٦٦ - ننکانہ صاحب	١٨٩ - دودھوائے	٢١٢ - بھڑی شاہ رحماں	٢٣٥ - جہانیاں	٢٥٨ - گھاٹورہ
١٦٧ - سید والہ	١٩٠ - دھیرکے کلاں	٢١٣ - پھوکے	٢٣٦ - برہمن والہ چاد ڈھینگا والہ	٢٥٩ - کہر دڑا
١٦٨ - چک ٢٥ سستھیانی خورد	١٩١ - کھوکھر غربی	٢١٤ - لاہور چھاؤنی	٢٣٧ - چک ٣٦٦ W.B. ١٣	٢٦٠ - پاڈانگ انڈونیشیا
١٦٩ - ۰ ١٦٩ گرمولا	١٩٢ - لالہ موسیٰ	٢١٥ - باٹاپور	٢٣٨ - دہاڑی منڈی	٢٦١ - دارالسلام افریقہ
١٧٠ - کرتو	١٩٣ - چوکنانوری	٢١٦ - رائے ونڈ	٢٣٩ - علی پور	٢٦٢ - ٹانگا "
١٧١ - چک ٣٣ دھاڑو والی	١٩٤ - سوک کلاں	٢١٧ - پتوکی	٢٤٠ - چک ٢٣ ج۔ب	٢٦٣ - نیروبی "
١٧٢ - چاندپور	١٩٥ - جتالی	٢١٨ - ہڈیارہ	٢٤١ - دہاڑی منڈی	٢٦٤ کمپالہ "
١٧٣ - چچھڑ کانہ	١٩٦ - ہیلاں	٢١٩ - ہانڈو	٢٤٢ - پنڈی دیوا سنگھ	٢٦٥ - لیگوس "
١٧٤ - ڈھیریدا وارہ	١٩٧ - تونڈی راہوالی ضلع گوجرانوالہ	٢٢٠ - اوکاڑہ ضلع منٹگمری	٢٤٣ - چک ١٧٠ ١٠-R	٢٦٦ - واشنگٹن امریکہ
١٧٧ - چک ٤٩ پھاہیوالی	١٩٨ - گکہ کور	٢٢١ - چک ۵۵ 2.L	٢٤٤ - احمد آباد اسٹیٹ (سندھ)	٢٦٧ - مسقط عرب
١٧٦ - کوٹ عبداللہ	١٩٩ - مدرسہ چٹھہ	٢٢٢ - عارف والہ	٢٤٥ - کمال ڈیرہ	٢٦٨ - عدن "
١٧٧ - بکھی آنہ	٢٠٠ - دگٹ اونچے	٢٢٣ - حویلی لکھا	٢٤٦ - ڈبھینی	٢٦٩ - دمشق شام
١٠ - کلسیاں	٢٠١ - سہاور	٢٢٤ - چک ٣٢ جی۔ ڈی	٢٤٧ - جمیس آباد	٢٧٠ - نیگمبو سیلون

محترم بھائیو! ہماری مساعی کا یہ مختصر سا خاکہ ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے اور میں جملہ قارئین سے توقع رکھتا ہوں کہ اس رپورٹ کی تیاری میں اگر کوئی نقص یا کمی رہ گئی ہے تو اس بارہ میں خاکسار کو اپنے قیمتی مشورہ سے ضرور اطلاع دیں گے۔ تا آئندہ سال کی رپورٹ میں اسے ملحوظ رکھا جا سکے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

خاکسار محمد صدیق

مہتمم مجالس